Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۷۹

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ہُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْہُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْہِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

دنیا کے مذاہب پر نظر اور اہل مذاہب کا تشحیذ الاذہان

(یعنی)

ریویو آف ریلیجنز

اردو رسالہ

ایڈیٹر۔ قاضی محمد ظہور الدین اکمل

جلد ۲۸ | فروری ۱۹۲۹ء مطابق شعبان المعظم ۱۳۴۷ھ | نمبر ۲

فہرست مضامین

یورپ میں امم اسلامیہ اور ہماری ذمہ واری	۴۱ / ۵۸	شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی
مسئلہ نبوت و رسالت (کفر و اسلام)	۵۹ / ۶۹	مولانا محمد اسمٰعیل صاحب فاضل
الوہیت مسیح کا رد گیارہ دلائل سے	۶۹ / ۷۵	مولوی عالم عبد اللہ صاحب بگولی جامعہ احمدیہ
شذرات	۷۶ / ۸۰	حافظ سلیم احمد صاحب اٹاوی جامعہ احمدیہ

مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے چھاپکر قادیان سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ احمدیہ کا نیا لٹریچر

بک ڈپو تالیف و اشاعت جلسہ سالانہ پر مندرجہ ذیل نیا لٹریچر شائع ہوا ہے :-

تقدیر دلپذیر سنہ ۱۹۲۷ء - دنیا کا ہادی اعظم غیروں کی نظر میں - حضرت مسیح موعودؑ کے کارنامے - برگزیدہ رسولؐ غیروں میں مقبول حصہ دوم - دنیا کا محسن - مسلمانوں کے حقوق اور نہرو رپورٹ - کیا وید زندہ کتاب ہے - وید فہم سے بالا -

محمد یامین تاجر کتب قادیان نماز مترجم - درود شریف (بعثت مسیح موعودؑ کے ثبوت میں) - احمدی جنتری سنہ ۱۹۲۹ء

کتاب گھر قادیان در ثمین اردو (چکنا کاغذ سرخ جدول) - ادعیۃ الاحادیث - ادعیۃ القرآن - جنتری سنہ ۱۹۲۹ء احمدیہ و اسلامی پاکٹ بک -

دفتر الحکم مکتوبات احمدیہ حصہ پنجم حیات احمد (سوانح حضرت مسیح موعودؑ حصہ سوم)

نور ہدایت یہ کتاب جناب حافظ سید عبد المجید صاحب امیر جماعت منصوری نے ایک رسالہ رد قادیان کے جواب میں مدلل و مفصل لکھی ہے چھپوائی لکھوائی کاغذ عمدہ بلا جلد عہ

رپورٹ مجلس مشاورت تمام نظارت ہائے صدر انجمن احمدیہ کی سالانہ رپورٹیں اور سالانہ مجلس مشاورت پر پاس شدہ ریزولیوشن - ۳۴۴ صفحے کی ضخیم کتاب قیمت صرف ایک روپیہ -

وی پی وصول کرنے چاہئیں یہ رسالہ حسب دستور سنہ ۱۹۲۹ء کی پیشگی قیمت وصول کرنے کے لئے وی پی کیا گیا ہے جو اصحاب واپس انکاری کر دینگے جب تک بذریعہ خط اطلاع نہ دینگے ہم یہی سمجھیں گے کہ وہ خریداری جاری رکھنے میں کسی عذر کی وجہ سے رسالہ کا وی پی نہیں لے سکے. مہربانی کر کے اپنے عندیہ سے ضرور اطلاع دیں +

صدر انجمن احمدیہ کے اخبارات

۱- احمدیہ گزٹ :- نظارتوں کی رپورٹیں اعلانات ماہوار عہ سالانہ

۲- الفضل :- حضرت امام کے کلمات طیبات تقاریر خطبات جمعہ شائع کرتا ہے ہفتہ میں دو بار [illegible] سالانہ

۳- ریویو آف ریلیجنز اردو :- تائید احمدیت پر علمی مضامین ماہوار [illegible] سالانہ

۴- ریویو آف ریلیجنز انگریزی :- لنڈن سے نکلتا ہے " [illegible] سالانہ

۵- سن رائز :- نوجوانوں کو اسلام پر مضبوط رکھنے کے لئے پندرہ روزہ [illegible] سالانہ - عہ طلباء سے

۶- مصباح :- خواتین سلسلہ احمدیہ کا اخبار مہینے میں دو بار [illegible] سالانہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

یورپ میں امم اسلامیہ اور ہماری ذمہ واری

یورپ میں امم اسلامیہ

میں آپ کو سب سے اوّل یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یورپ میں مسلمان کہاں کہاں ہیں اور انکی کیا حالت ہے؟ یورپ کے تمام ملکوں میں کم و بیش مسلمان پائے جاتے ہیں بعض ملکوں میں یہ مسلمان بطور اصل باشندوں کے ہیں جیسے روس - پولینڈ - سرحد آسٹریا - رومانیہ - بلغاریہ - اسپانیہ - ہرسیگوینا - بوسنیہ - البانیہ یورپی ترکی - یونان میں جو مسلمان رہتے ہیں وہ گویا وہاں ہی کے باشندے اور یورپی مسلمان ہیں - انگلستان - فرانس اٹلی - ہالینڈ - میں جو مسلمان رہتے ہیں - ان میں ایک کثیر تعداد عام طور پر ان مسلمانوں کی ہے جو ان ممالک اسلامیہ سے آتے ہیں جو ان حکومتوں کے کسی نہ کسی طرح ماتحت ہیں - اور جرمنی - ڈنمارک - سویڈن ناروے میں بھی مسلمان خال خال پائے جاتے ہیں اور وہ بھی بیرونی اسلامی ممالک سے آئے ہوئے ہیں -

مسلمانان یورپ کی اس تقسیم کے سوا ایک تیسری جماعت اب قائم ہو رہی ہے جو تبلیغ احمدیت کے پھل ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو احمدی مبلغین کی تبلیغ اور اشاعت اسلام کا نتیجہ ہیں اسلئے میں مسلمانوں کی حالت کو بیان کرتے وقت تینوں کے متعلق جدا جدا بیان کرونگا - سب سے اوّل میں اس جماعت کو لیتا ہوں جو یورپ کے مختلف ملکوں میں عارضی یا مستقل طور پر دوسرے اسلامی ممالک سے آتی ہے - ان میں ایک گروہ تو ان لوگوں کا ہے جو بعض اسلامی حکومتوں کی سفارت کے سلسلہ میں آتا ہے مثلاً کہیں کابل - ترکی - عراق - مصر وغیرہ کے سفارت خانوں کا عملہ اور انکے متعلقین - پھر ایک جماعت مسلمان طالب علموں کی ہے جو تحصیل علوم کے لئے ان ممالک میں گئی ہے - اور ایک جماعت ان لوگوں کی ہے جو وقتاً فوقتاً سیر و سیاحت یا تجارت کے اغراض کے لئے آتی جاتی ہے - ان تینوں قسم کے مسلمانوں کی حالت بیان کرتے ہوئے مجھے افسوس اور دکھ ہوتا ہے کہ

وہ اسلام سے اسیقدر دور ہوتے ہیں جسقدر انکا ملک یورپ سے

ممکن ہے بعض نامعلوم وجود ان میں ایسے ہوں جو اسلام کے ساتھ اپنا لگاؤ رکھتے ہوں لیکن کثرت ایسے ہی لوگوں کی ہے جو یورپ جا کر یورپیت میں فنا ہو جاتے ہیں میں ان اسباب پر بحث نہیں کرونگا جو اسکی تہ میں کام کرتے ہیں مگر نتیجہ ظاہر ہے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

یورپ میں امم اسلامیہ اور ہماری ذمہ واری

یورپ میں امم اسلامیہ

میں آپ کو سب سے اوّل یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یورپ میں مسلمان کہاں کہاں ہیں اور انکی کیا حالت ہے؟ یورپ کے تمام ملکوں میں کم وبیش مسلمان پائے جاتے ہیں بعض ملکوں میں یہ مسلمان بطور اصل باشندوں کے ہیں جیسے روس۔ پولینڈ۔ سرحد آسٹریا۔ رومانیہ۔ بلغاریہ۔ اسپانیہ۔ ہرسیگوئیا۔ بوسنیہ۔ البانیہ یورپی ترکی۔ یونان میں جو مسلمان رہتے ہیں وہ گویا وہاں ہی کے باشندے اور یورپی مسلمان ہیں۔ انگلستان۔ فرانس اٹلی۔ ہالینڈ میں جو مسلمان رہتے ہیں۔ ان میں ایک کثیر تعداد عام طور پر ان مسلمانوں کی ہے جو ان ممالک اسلامیہ سے آتے ہیں جو ان حکومتوں کے کسی نہ کسی طرح ماتحت ہیں۔ اور جرمنی۔ ڈنمارک۔ سویڈن ناروے میں بھی مسلمان شاذ خال پائے جاتے ہیں اور وہ بھی بیرونی اسلامی ممالک سے آئے ہوئے ہیں۔

مسلمانان یورپ کی اس تقسیم کے سوا ایک تیسری جماعت اب قائم ہو رہی ہے جو تبلیغ احمدیت کے پھل ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو احمدی مبلغین کی تبلیغ اور اشاعت اسلام کا نتیجہ ہیں اسلئے میں مسلمانوں کی حالت کو بیان کرتے وقت تینوں کے متعلق جدا جدا بیان کرونگا۔ سب سے اوّل میں اس جماعت کو لیتا ہوں جو یورپ کے مختلف ملکوں میں عارضی یا مستقل طور پر دوسرے اسلامی ممالک سے آتی ہے۔ ان میں ایک گروہ تو ان لوگوں کا ہے جو بعض اسلامی حکومتوں کی سفارت کے سلسلہ میں آتا ہے مثلاً کہیں کابل۔ ترکی۔ عراق۔ مصر وغیرہ کے سفارت خانوں کا عملہ اور انکے متعلقین۔ پھر ایک جماعت مسلمان طالب علموں کی ہے جو تحصیل علوم کے لئے ان ممالک میں گئی ہے۔ اور ایک جماعت ان لوگوں کی ہے جو وقتاً فوقتاً سیر و سیاحت یا تجارت کے اغراض کے لئے آتی جاتی ہے۔ ان تینوں قسم کے مسلمانوں کی حالت بیان کرتے ہوئے مجھے افسوس اور دکھ ہوتا ہے کہ

وہ اسلام سے اسقدر دور ہوتے ہیں جسقدر انکا ملک یورپ سے

ممکن ہے بعض نامعلوم وجود ان میں ایسے ہوں جو اسلام کے ساتھ اپنا لگاؤ رکھتے ہوں لیکن کثرت ایسے ہی لوگوں کی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انکی اس روش نے اسلام کو عملاً بہت بڑا نقصان پہنچایا ہے انکے اسلام کا صرف ایک ہی مظاہرہ ہوتا ہے کہ وہ عید کی تقریب پر اپنے زرق برق لباس پہن کر ایک جگہ چند گھنٹوں کے لئے تفریحاً اکٹھے ہو جائیں ورنہ اسلامی حمیت اور غیرت کے اظہار کا جب موقعہ آیا تو انہوں نے پیٹھ دکھائی۔

جب لنڈن میں اخبار سٹار کے کارٹون کا معاملہ پیش آیا اور اسلام کی عزت و ناموس کے تحفظ کا سوال تھا ہم نے لنڈن کی تمام اسلامی لیگیشنز کے ممبروں کو توجہ دلائی کہ وہ اپنی طرف سے حکمانہ پروٹسٹ کریں۔ اور یا کم از کم ہمارے ساتھ ہی شریک ہوں لیکن کسی ایک کو بھی جرأت اور حوصلہ نہ ہوا۔

خدا تعالیٰ کے برگزیدہ اور پیارے مسیح موعود علیہ السّلام کے خادموں نے جو اپنی تعداد کے لحاظ سے لنڈن میں کچھ نسبت ہی نہ رکھتے تھے اس سوال کو اٹھایا وہ ایک اولوالعزم کے خادم اور احمدیت کے علم بردار تھے انہوں نے لنڈن کی اسی لاکھ آبادی کے نمائندہ کو شکست دیدی۔ لنڈن کے اخبارات معافی یا معذرت کرنا تو درکنار وہ اپنے ایک غلط واقعہ کی اشاعت کی تردید بھی اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں اور حکومت کی بھی کچھ پروا نہیں ہوتی مگر اس معاملہ میں سٹار کو معافی مانگنی پڑی حکومت کو بھی نوٹس لینا ہی پڑا یہ کسی شخص کی خوبی یا کمال نہیں سلسلہ کی فطرت میں کامیاب ہونا لازمی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس کے تحفظ کے لئے جو بھی جھنڈا ہو وہ بلند کیا جائیگا۔ مگر قابل غور یہ امر ہے کہ مسلمانوں کی اس جماعت کو جو اپنی دنیوی وجاہت اور عظمت کے لحاظ سے بیحد ممتاز تھی اور وہ اس میں مداخلت کر سکتی تھی یہ توفیق نہ ملی اور یہ قرعہ احمدیت ہی کے علم برداروں کے نام پڑا اور انہوں نے اس علم کو بہت اونچا کرنیکی توفیق پائی

پس ان لوگوں کی تو یہ حالت ہے۔ جو لوگ سیر و سیاحت کے خیال سے آتے ہیں انکی حالت الاماشاء اللہ اس سے بھی بدتر ہوتی ہے۔ میرے زمانہ قیام میں دو مسلمان بادشاہوں کو وہاں آنے کا موقعہ ہوا۔ اور انہوں نے جو نمونہ دکھایا میں اسکو بھول جانا ذکر کرنے سے بہتر خیال کرتا ہوں جبتے ٹیلیفون پر ایک سکرٹری کو ملامت کی تو اس نے مجھے فوراً بلایا۔ اور نہایت رکیک عذر جو عذر گناہ بدتر از گناہ تھا کر دیا۔ اور دیں افسوس میں میرے ساتھ شریک ہوا۔

غرض یہ لوگ اسلام کے لئے مفید ہونے کی بجائے مضر ثابت ہوتے ہیں اور ہماری تبلیغ کی راہ میں ان کے برُے نمونہ سے روک پیدا ہوتی ہے۔

اب میں اُن لوگوں کا ذکر کرتا ہوں جو یورپ میں بحیثیت اس ملک کے اصلی باشندوں کے آباد ہیں اور مسلمان ہیں۔ ان لوگوں کی کثیر تعداد ان ممالک میں آباد ہے جنکا میں اوپر ذکر کر آیا ہوں۔ مشرقی یورپ میں پینتیس اور چالیس لاکھ مسلمان آباد ہیں جمہوریت روس میں انکی تعداد دو کروڑ کے قریب ہو گی۔ رومانیہ میں بھی قریباً اسی قدر ہیں بلغاریہ میں ۱۸ فیصدی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمان ہیں پولینڈ میں صرف چھ ہزار ہیں۔ اسی طرح دوسرے ممالک کی حالت ہے۔ مَیں اپنی تقریر میں آئندہ اسے یورپی مسلمان کہونگا۔ اور اس سے میری مراد یورپ کے وہ مسلمان ہونگے جو اس ملک کے اصلی باشندوں کے ساتھ اس ملک میں انہیں کا ایک جزو اور حصّہ دار ہیں۔

یورپی مسلمان ہر ملک میں اقلیّت میں ہے لیکن حالات ملک کے لحاظ سے اسکی حالت میں کوئی امتیاز دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں نہیں وہ مذہب کے لحاظ سے مسلمان ہے لیکن تمدّنی اور مجلسی حالات کے لحاظ سے اور سیاسی مقاصد اور اغراض کے لئے اس میں اور ایک یوروپین میں کوئی فرق نہیں ہے وہ اسی قسم کی زندگی بسر کرتا ہے اسی قسم کا لباس پہنتا ہے۔ اسکے رہنے سہنے کا وہی طریق ہے۔ عام عادات میں دوسروں سے مختلف نہیں۔ آپ اگر ایک مسلمان سے بات کرتے ہیں یا اسکے گھر میں جاتے ہیں تو ظاہری حالت میں آپ کوئی امتیاز نہ کر سکیں گے۔ یوگوسلاویہ میں البتہ آپ انکے لباس میں اتنا امتیاز پائینگے کہ وہ ٹرکی ٹوپی پہنتے ہیں۔ یا ان شہروں میں مسجدوں کے منار آپ کو بتائیں گے کہ یہاں مسلمان رہتے ہیں۔ اور یا انکی مفلسی دوسرے باشندوں کے مقابلہ میں انکا امتیازی نشان ہوگی۔

اس میں شک نہیں کہ یورپی مسلمان اپنی آبادی کے تناسب کے لحاظ سے اقلیّت کے درجہ میں ہے لیکن باوجود اس قلت تعداد کے اسکی مذہبی آزادی محفوظ ہے۔ اور عیسائیوں کے ساتھ انکا کوئی جھگڑا نہیں ہوتا جو بدقسمتی سے ہم ہندوستان میں دیکھتے ہیں کہ کہیں مسجدوں کے سامنے باجے کا سوال ہے۔ کہیں اذان دینے یا تعمیر مسجد کا جھگڑا ہے کہیں گاؤکشی اور جھٹکہ کی بحث ہے۔ اختلافِ عقیدہ وہاں بھی ہے اور خطرناک اختلاف ہے مگر مذہبی امور میں باہم منازعت نہیں بلکہ مجھے یہ دیکھ کر اور بھی خوشی ہوئی کہ مسلمانوں میں باہم بھی مذہبی منافرت اور منازعت بعض مذہبی اختلاف سے پیدا نہیں ہوتی۔ سُنّی اور شیعہ کے جھگڑے نہیں وہابی اور مقلد کی بحث نہیں

ایک برزخی مسلمان قوم

یورپی مسلمانوں کی تحقیقات کے سلسلے میں ایک عجیب بات مجھے معلوم ہوئی ہے کہ آسٹریا کی سرحد پر ایک جرمنی الاصل لوگوں کی ایک جماعت ہے جو برائے نام رومن کیتھولک کہلاتی ہے لیکن انکے نام مسلمانوں کے سے ہیں مثلاً سلیمان۔ علی وغیرہ۔ یہ ایک ایسی ہی قوم ہے جیسے ہندوستان کے ملکانے اور گدی لوگ جو فی الحقیقت مسلمان ہیں لیکن مسلمانوں کی غفلت اور بے پروائی نے انہیں اسلام سے دور پھینک دیا۔ اسی طرح ان لوگوں کی حالت ہے۔ اگر ان میں دانشمندی کے ساتھ کام کیا جائے تو وہ سب کے سب حلقہ اسلام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے آسکتے ہیں۔

غرض یورپی مسلمان اپنے طرز معاشرت اور طریق تمدّن میں بالکل یوروپین ہی ہے اور کسی بات میں اپنے ملکی بھائی عیسائی سے کم نہیں مگر وہاں کی حکومت نے انہیں اپنے مذہبی فرائض کی بجا آوری میں فیاضی کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساتھ پورے انصاف سے مدد دی ہے۔ میں مثال کے طور پر ایک حکومت کا ذکر کرونگا:۔

یوگوسلاویہ کی گورنمنٹ میں ایک مسلمان بھی منسٹر ہے اور وہ تجارت کا وزیر ہے محمد سپاہو اسکا نام ہے۔ اس گورنمنٹ نے باوجودیکہ اکثریت عیسائیوں کی ہے مسلمانوں کو آزادی دی ہوئی ہے کہ وہ ایک سے زیادہ بیویاں شریعت اسلامی کے مطابق رکھ لیں۔ انکے مقدمات کا تصفیہ انکے محکمہ قضا میں شرعی حیثیت سے ہوتا ہے۔ اسلامی مدارس کو مدد دیجاتی ہے مساجد میں ائمہ مساجد اور مؤذنوں کو تنخواہ حکومت کی طرف سے ملتی ہے اور مساجد کی مرمتوں کے اخراجات بھی حکومت کے خزانہ سے دیئے جاتے ہیں۔ اب غور کرو کہ یہ کس قدر آزادی ہے اور مسلمانوں کو اپنے مذہبی احکام کی بجا آوری کے لئے پوری مدد دیجاتی ہے۔ اگر ایسی جگہ کے مسلمان بھی سچے مسلمان نہ بنیں تو کسقدر افسوس اور رنج کا مقام ہوگا۔

میں نے یوگوسلاویہ کے دار الخلافہ بلگریڈ میں پھر کر وہاں کے مسلمانوں سے تفتیش حالات کی پوری کوشش کی ایک مسجد میں متعدد مرتبہ گیا لیکن جب جب میں وہاں پہنچا میں نے اسے مقفل پایا ایک مرتبہ ایک شخص نے مجھے کھولکر اسے دکھایا جبکہ وہ اسکی مرمت کا سرکاری انتظام کر رہا تھا امام مسجد آخری روز میرے پاس آیا۔ وہ بالکل یوروپین فیشن کا امام تھا اس نے اپنی غیر حاضری کا نہایت نامعقول عذر کیا کہ مسلمان نماز کے لئے آتے نہیں اس لئے میں بھی غیر حاضر تھا۔

ایک بات میں نے دیکھی کہ وہاں کے جسقدر ائمہ سے میں ملا یا دوسرے مسلمانوں سے ان میں اکثر کچھ نہ کچھ عربی بول لیتے تھے اور قاضی القضاۃ اور مفتی تو بہت ہی قابل اور شریف الطبع آدمی تھا۔ میں نے اسے سلسلہ کی تبلیغ بھی کی اور اس نے کسی قسم کے تعصب کا اظہار نہیں کیا بعض دوسرے مسلمانوں سے بھی سلسلہ کا ذکر کرتا رہا۔ بلگریڈ میں ایک پروفیسر صاحب سے بھی ملنے کا اتفاق ہوا۔ جو لنڈن میں رہا ہے اور ہمارے بعض مبلغین سے بھی خوب واقف تھا اس نے اپنی بیوی کا مجھ سے تعارف کرایا۔ میرے ہاتھ نہ ملانے پر اسے بہت رنج ہوا لیکن میں نے اسے جب ملامت کی اور آڑے ہاتھوں لیا تو اسے عذر کرنا پڑا۔

پولینڈ کے مسلمانوں میں ایک عجیب خصوصیت ہے کہ وہ اپنی ملکی زبان کے لحاظ سے تو پولش بولتے ہیں اور اپنی قومی زبان ترکی دو نو زبانیں وہاں کے مسلمان بولتے ہیں اور سب سے عجیب یہ امر ہے کہ پولش زبان کو عربی حروف میں لکھتے ہیں۔ روما نیا کے مسلمانوں کو اپنی مسجدوں کی گھڑیوں میں عربی ٹائم رکھنے کی اجازت ہے اور یہی وقت وہاں استعمال ہوتا ہے اور بازاروں میں عام طور پر مسواکیں بکتی ہیں۔

بلغاریہ کی حالت اور بھی اچھی ہے میری مراد یہ ہے کہ عام طور پر عملی مذہب کا اختلاط ہے وہاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قریباً ڈیڑھ ہزار مدارس ہیں جن میں قرآن کریم پڑھایا جاتا ہے اور ترکی میں ترجمہ پڑھایا جاتا ہے آبادی کا تناسب اگرچہ ۱۸ فیصدی ہے مگر پارلیمنٹ کے ۲۴۶ ممبروں میں صرف ۱۰ مسلمان ممبر ہیں۔ میں اسے مخلوط انتخاب کا نتیجہ سمجھتا ہوں تاہم اس سے انکی سیاسی حالت پر کوئی بُرا اثر نہیں پڑتا بلغاریہ میں درویشوں کے بھی سلسلے پائے جاتے ہیں۔ ترکی میں تمام ایسے تکئے اور مزارے بند کر دیئے گئے ہیں

یورپ کے تمام ملکوں سے بدتر حالت ترکی کے مسلمانوں کی ہے جب میں یہ کہتا ہوں تو اس سے میری مراد وہاں کی مذہبی حالت ہے اور شعائر اسلام کی بے حرمتی ہے۔ قرآن مجید کے احکام اور حدود کی ترمیم شروع ہو گئی ہے قانون وراثت اور ازدواج کو دیوانی قانون کے مطابق کر دیا گیا ہے پردہ اُٹھا دیا گیا ہے۔ اسلامی مدارس بند کر کے نئے طریق پر تعلیمی انتظام ہو رہا۔ مذہبی تعلیم کے لئے چودہ برس کی عمر کی قید لگا دی گئی ہے عربی کریکٹر حروف تک کا دور کیا جا رہا ہے اور ملکی لباس سر ٹوپی کو دور کر کے انگریزی ٹوپی کو رواج دینے کے لئے اسکا پہننا جرم قرار دیدیا ہے۔ اور حکومت آئندہ اپنے آپکو اسلامی حکومت کہلانے سے عار کرتی ہے

فلیبك علی الاسلام من کان باکیاً

البانیہ میں شیعہ سنی کا جھگڑا ہے۔ اسلئے کہ وہاں شیعہ فرقے کے کچھ لوگ موجود ہیں اور روس کے کیتھولک انکی مدد کرتے ہیں اور سنیوں کے خلاف اکساتے رہتے ہیں۔ البانیہ عربی حروف کو چھوڑ بیٹھا ہے۔ یہ خلاصہ ہے یورپ کے مسلمانوں کی حالت کا ٭

اب میں یہ بتاؤنگا کہ ان ممالک میں احمدیت کے مستقبل کے متعلق کیا امیدیں ہیں؟ یہ تو خدا تعالےٰ کی مشیت اور تقدیر ہے کہ احمدیت دنیا میں پھیل جائے گی اسلئے دنیا کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ جہاں احمدیت کے لئے جگہ نہ ہو۔ کہا جا سکتا ہے کہ یہ محض ایک خیالی امر ہے مگر نہیں میں واقعات کی روشنی میں اسکو دیکھتا ہوں۔

آسٹریا میں مجھ کو ایک معزز ترک سے ملنے کا اتفاق ہوا جو کئی سالوں تک ہسپانیہ کے ٹرکش لیگیشن کے سکرٹری رہا تھا اور اب بھی ایک معزز حیثیت رکھتا ہے۔ ضروریات زندگی کے لئے فارغ البال ہے۔ اس سے احمدیت کے متعلق جب گفتگو ہوئی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام اور کلام اسے سُنایا گیا تو اسپر وجد کی سی کیفیت طاری تھی۔ اس نے سلسلہ کی اشاعت تبلیغ کے لئے بغیر کسی قسم کے معاوضہ کے کام کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ اور وہ محض برکت حاصل کرنے کے لئے مجھے اپنے گھر لے گیا۔ اسکی بیوی نے بھی ارادت کا اظہار کیا۔ اسی طرح یوگوسلاویہ کے دارالخلافہ بلگریڈ میں بہت سے معزز اور مقتدر لوگوں سے ملنے کا مجھے اتفاق ہوا۔ ان میں سے بعض نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہت اصرار سے مجھے بوسنہ اور سرا جد جانے کی خواہش کی وہ ہر قسم کے اخراجات برداشت کرنے لئے بھی تیار تھے مگر وقت کی تنگی نے مجھے موقعہ نہ دیا۔ سنہ ۱۹۲۴ء میں جب میں اور چوہدری صاحب حضرت خلیفہ کے قافلہ سے بچھڑ گئے اور الگزینڈریا سے ہوتے ہوئے روم جا رہے تھے تو جہاز پر بوسینا کے مسلمانوں نے بھی بہت خواہش کی تھی کہ ہم اپنے مبلغ وہاں بھیجیں۔ اسی طرح ہر جگہ میں نے ان مسلمانوں کو خواہشمند پایا کہ ان میں مبلغین جا کر کام کریں میں مختلف شہروں کے متعلق تفصیلی حالات بیان نہیں کر سکتا کہ اسکے لئے کافی وقت نہیں ہے مگر میں اتنا کہتا ہوں کہ

احمدیت کی اشاعت کے لئے ان ممالک میں بہت بڑا میدان ہے

بمقابلہ ان ملکوں کے جو خالص مسلمانوں کے ہیں۔ ان ملکوں میں سب سے بڑا خطرہ ہماری راہ میں انگریزی جاسوس ہونیکا ہے۔ ترک تو خصوصیت سے ہر ہندوستانی کو انگریزی جاسوس سمجھتے ہیں۔ لیکن ان ممالک میں اس قسم کا کوئی خطرہ نہیں۔ چھوٹی چھوٹی جمہوری حکومتیں ہیں۔ اور مسلمانوں کے حقوق کی ان میں پوری حفاظت اور صیانت کی جاتی ہے اور وہ برابر کے حکومت میں حقدار ہیں۔ اسلئے کسی قسم کے سیاسی اختلاف کا اندیشہ نہیں۔ دوسرے مذہبی اعتبار سے سوائے اسپانیہ کے کسی جگہ فرقہ بندی کا جھگڑا نہیں اور یورپ کی آب و ہوا نے ان لوگوں کو پرانے دور از عقل عقاید کے لئے متعصب نہیں رہنے دیا۔ مسیح کی وفات۔ معراج کی حقیقت اور ختم نبوت کی بحث احمدیت کی روشنی میں وہ لوگ آسانی سے قبول کر لینے کو آمادہ ہیں۔ علماء بھی روشن خیال ہیں۔ اگرچہ یہ ممکن ہے کہ باقاعدہ کام شروع ہونے پر کسی نہ کسی کوارٹر سے مخالفت کی آواز بلند ہو مگر شدید مخالفت کا خدا کے فضل سے خطرہ نہیں۔ تیسرے ان ممالک سے عیسائی مشن باہر نہیں بھیجے جاتے جو ملک میں دوسرے مذاہب یا اسلام کے خلاف تعصب پیدا کر سکیں اور خود اندرون ملک میں بھی عیسائی مذہب بحیثیت ایک مشنری مذہب کے کام نہیں کرتا بلکہ اسکی غرض صرف عیسائیوں کو عیسائی رکھنا ہے۔ میں وہاں کے سب سے بڑے بشپ سے بھی ملا۔ اور مجھے معلوم ہوا کہ وہ تبلیغ و اشاعت کا کام نہیں کرتے۔

ان حالات میں وہاں عیسائی مذہب سے کسی تصادم کی ضرورت نہیں ہوگی وہاں کام کا کیا طریق ہوگا اسکو یہاں بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ میں انشاء اللہ العزیز حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور ایک مفصل سکیم کسی مناسب وقت پر پیش کرنا چاہتا ہوں۔ ہاں یہ میں کہہ سکتا ہوں کہ پہلا کام ان ممالک میں مسلمانوں کی عملی تنظیم ہوگی اور ان میں مذہبی حقیقت پیدا کرنا لازمی ہوگا اسکے بعد عیسائیوں کو حلقہ اسلام میں آتے جانا انشاء اللہ آسان ہو سکیگا۔

ہمارا پُرامید مستقبل

اب قابل غور یہ امر ہے کہ کیا ہماری کوشش اور تگ و دو محض اسلامی یورپ تک محدود ہے یا ہم کو یورپ کو مسلمان کرنا ہے اور اسکے مسلمان ہونے کی کوئی توقع باقی ہے یا نہیں۔ یورپ کی آزادی یورپ کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخلاقی معیار کی تبدیلی اور یورپ کی سیاسی ضرورتوں سے مذہب کا تصادم اور پھر عیسائی مذہب کی قوت و اقتدار یہ ایسی چیزیں ہیں جو ہر شخص کو جو یورپ میں اشاعت اسلام کا خیال رکھتا ہو ڈرا دیتی ہیں مگر میں نے اپنے سلسلہ مضامین میں ان امور پر بہت وضاحت سے بحث کی ہے۔

یورپ کی آزاد خیالی اور اسکے فسق و فجور کا حدود سے نکل جانا مذہب سے آوارگی اور سیاسی ضروریات ایسی نہیں ہیں جن پر اسلام پہلے غالب نہ آیا ہو۔ عرب کی حالت پر جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت غور کرتا ہے وہ جانتا ہے کہ کس طرح پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اصلاح کر دی۔ زنا۔ شراب۔ قمار بازی۔ قتل و غارت کی جو بلا عرب پر طاری تھی یورپ میں اسکا اتنا زور نہیں مگر اسلام وہاں غالب آیا محض ان باتوں سے ڈر جانا یا یورپ کے فلسفہ کے سامنے سر جھکا دینا یہ ایک مومن کی شان سے بعید ہے۔

مجھے۔ آپ سب لوگ جانتے ہیں نہ تو انگریزی زبان کا عالم و ماہر اور نہ موجودہ زمانہ کے علوم سے واقف اور نہ علوم عربیہ کا فاضل مگر میں سچ کہتا ہوں کہ یورپ کے اس سفر میں میں نے نازک سے نازک مسائل پر تبادلہ خیالات کیا ہے اور میں بالکل سچائی سے کہتا ہوں کہ میرے دلائل کے سامنے ان لوگوں نے خاموشی اختیار کی اور ان دلائل کی مضبوطی کو تسلیم کیا۔

خدا تعالیٰ کی ہستی۔ ارتقائے عالم۔ گناہ کی حقیقت۔ فلسفۂ اخلاق۔ جنت و نار۔ عورت کی حیثیت۔ انسان کا مقام کائنات میں۔ اسلام اور سائنس اس قسم کے بہت سے مضامین پر گفتگوئیں ہوئیں اور سننے والوں نے! محمدیت کی روشنی میں میرے جیسے کم علم کے منہ سے سن کر بھی

فلسفہ اسلامی کی عظمت کو تسلیم کیا ہے

پس یہ خیال غلط اور محض لغو ہے کہ یورپ کی آزادی اور مذہب سے بے پروائی اور سیاسی ضروریات انہیں اسلام کی طرف آنے سے روکتی ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ مذہب سے تنفر کا رجحان موجود ہے مگر یہ بھی امر واقعہ ہے کہ یہ ہمارے لئے ہی میدان صاف ہو رہا ہے۔ اور ایسے اسباب پیدا ہو رہے ہیں کہ اگر ہم نے ان اسباب اور حالات سے فائدہ اُٹھایا اور اپنی کوششوں کو متحد اور مضبوط کر کے کام شروع کر دیا اور اسے مستقل طور پر جاری رکھا تو چند سال کے ہی اندر کایا پلٹ جائے گی۔

یورپ میں قبولیت اسلام کی استعداد

میں تمہیں ہرگز کوئی دلفریب اور محض دل خوش کن بات کہنا نہیں چاہتا بلکہ میں ان حالات کو بیان کرنا چاہتا ہوں جو واقعات صحیحہ پر مبنی اور میرے چشم دید ہیں جن پر میں نے بطور ایک مبلغ کے نظر کی ہے اور اسکے مختلف پہلوؤں پر غور کیا ہے اگر کسی شخص کے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہو کہ یورپ میں اسلام نہیں پھیل سکتا تو اُسکو اس قسم کے وساوس سے اپنے دل کو صاف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کر لینا چاہیئے۔ یورپ میں قبولیت اسلام کی استعداد موجود ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ یورپ کے حالات میں اس قسم کا تغیر پیدا ہو گیا ہے کہ اسے اسلام قبول کیئے بغیر چارہ ہی نہیں۔ ایک طرف خود عیسائیوں کے معتقدات میں تزلزل شروع ہے اور آئے دن مختلف عقائد اور ایمانیات سے انکار کیا جاتا ہے اور عیسائیت کی مضحکہ خیز تعلیمات کا خاکہ اڑایا جا رہا ہے۔ اخبارات میں مختلف رنگوں میں مباحثات چھڑتے ہیں۔ ایک مرتبہ لنڈن کے ایک مشہور روزانہ اخبار ڈیلی ایکسپریس نے (   ) میرا مذہب کے عنوان سے بڑے بڑے اہل قلم سے مضامین لکھوائے اور معقول معاوضہ انکے مضامین کا دیا اسکا نتیجہ اور خلاصہ یہ تھا کہ عیسائی مذہب کے تمام عقائد اساسی باطل اور لغو ہیں ان مضامین کا نکلنا تھا کہ تمام انگلستان چرچ میں شور مچ گیا اور اسکی تردید کے لئے مختلف طریق اختیار کیئے گئے مگر کامیابی نہ ہوئی۔ پھر کتاب الدعا کی ترمیم پر لنڈن کی عیسائی دنیا میں دوبارہ زلزلہ آیا۔ میں نے ان مظاہرات کو اپنی آنکھ سے دیکھا ہے۔ جو اسکی تبدیلی کے خلاف ہوتے تھے پادریوں اور عوام کی بڑی بڑی جماعتیں اکٹھی ہو کر اس ہال کے دروازہ پر جاتی تھیں جہاں مختلف بشپ اس سوال ترمیم پر غور کر رہے تھے۔ وہ نظارہ بہت ہی عبرت بخش تھا۔ اور عیسائیوں کی مذہبی مصیبت کا اس سے کسقدر اندازہ ہوتا تھا۔ ہائیڈ پارک میں عیسویت کی جو دھجیاں روزانہ اڑتی ہیں وہ تو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ عیسویت جن مختلف پہلوؤں سے یورپ میں زوال پذیر ہے وہ بجائے خود ایک مستقل مضمون ہے اور میں اس کی تفاصیل میں اسوقت نہیں جا سکتا۔ مگر یہ ایک ایسی صداقت اور حقیقت ہے جس کا کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ اس جنگ عظیم کے بعد تو عیسویت کو سخت شکست ہوئی ہے مگر ہم اتنی ہی بات سے خوش نہیں ہو سکتے اور یہ نہیں کہہ سکتے کہ چونکہ عیسویت سے یہ لوگ بیزار ہو رہے ہیں یا مذہب سے تنفر پیدا ہو رہا ہے اسلیئے اسلام کو یہ لوگ فوراً ہی قبول کر لینگے۔

دنیا میں کسی تعمیری کام کے لئے پہلے ڈسٹرکشن ضروری ہے۔ ابھی تخریبی کام جاری ہے تعمیری کام کی مشکلات الگ ہیں۔ اور اس جدوجہد میں بھی میں دیکھتا ہوں کہ عام طور پر جو مذہبی روح ہے وہ گہرا اثر رکھتی ہے عیسویت کی اعتقادی غلطیاں اور کمزوریاں ایک امر دیگر ہے مگر بہ ہیئت مجموعی لوگوں میں حضرت مسیح کی شخصیت سے بہت محبت ہے وہ خدا کا انکار کر سکتے ہیں اور کرتے ہیں مگر مسیح کی شان اسکی قربانی اور اخلاقی تعلیم کو اپنے نقطہ خیال سے اتنا بلند سمجھتے ہیں کہ اسے چھوڑنا بہت ہی مشکل معلوم ہوتا ہے۔

مگر میں نے اس مذہبی جذبہ کو ہمیشہ عزت کی نظر سے دیکھا ہے اور اسے اسلام کے لئے مفید یقین کیا ہے کہ جب یہ لوگ اسلام قبول کریں گے تو وہ اسلام کے لئے بھی ایسی ہی محبت اور غیرت رکھیں گے۔ وہ لوگ جو مذہب پرست ہیں وہ عیسائیت کے قصر میں تزلزل کو محسوس کر کے اسکی حفاظت کے لئے ہر ممکن کوشش اور قربانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کر رہے ہیں - اور مختلف طریقوں سے یورپ کو عیسائی رکھنا چاہتے ہیں یہ تو عیسائیت کی عام حالت ہے۔

دوسری طرف لڑائی اور اسکے بعد کے حالات نے ایسی مشکلات پیدا کر دی ہیں کہ انکا حل بجز اسلام کو قبول کرنے کے نہیں ہو سکتا مثلاً عورتوں کی تعداد کا مردوں سے بہت ہی زیادہ ہونا اور اس وجہ سے شوہروں کے میسر آنے میں مشکلات - اسکا ایک اور صرف ایک ہی حل ہے کہ تعدد ازدواج کو قانوناً جاری کیا جائے اور اسے جائز قرار دیا جائے اور یہ ہو کر رہے گا اگرچہ اسوقت تک تعدد ازدواج کے خلاف تعصب اور جوش ہے لیکن یہ بھی ایک فیکٹ ہے کہ سنجیدہ مدبر یہ تسلیم کرتے ہیں کہ اس مصیبت کا چارہ کار صرف تعدد ازدواج ہے اسی طرح وراثت کے متعلق موجودہ قانون کی رو سے بعض خطرناک مشکلات ہیں ایک شخص وارثوں کو محروم کر سکتا ہے اور ایسے مقدمات ہوئے ہیں جن میں وارث فاقہ مستی سے تنگ آ گئے - اور خود پادریوں نے آواز اٹھائی کہ اس قانون کو تبدیل کرنا چاہیئے - اور کسی شخص کو ایک تہائی سے زیادہ اپنی جائداد میں غیروں کے لئے وصیت کا حق نہ ہو اور یہ بالکل اسلامی قانون ہے اسی طرح بعض اخلاقی ... - - سوالات ہیں جنکا حل بجز اسلام کے ممکن نہیں - اور لیگ آف نیشنز جو دنیا میں امن کی ضمانت کے لئے قائم ہے اسکو بھی جب تک اسلامی دستور العمل کے موافق ترتیب نہ دیا جائے اس کی مشکلات کا حل بھی نظر نہیں آتا - اسلئے عالمگیر امن اور صلح کی ضمانت صرف اسلام ہے

غرض اس قسم کی تحریکات اور قومی اور ملکی مشکلات نے ایک ایسی فضا یورپ میں پیدا کر دی ہے کہ اسلام کے لئے راستہ صاف ہو رہا ہے - اور اسلام ہی دنیا کا آئندہ مذہب ہو سکتا ہے - اسلام بھی وہ اسلام جو احمدیت پیش کرتی ہے - اور اب یہ ایک مسلمہ صداقت بن چکی ہے - میں یورپین مصنفوں کی تقریروں کے اقتباس سے یہ بات ثابت کر سکتا ہوں کہ وہ جس آئندہ مذہب کا خاکہ کھینچتے ہیں وہ صرف اسلام ہے۔

جیسا کہ آپ کو کسی قدر میرے مشاہدات کے مکالمہ سے معلوم ہوا ہوگا میں مختلف سوسائٹیوں اور مختلف تحریکوں کے لیڈروں اور مختلف مذاق کے لوگوں سے ملا ہوں اور میں نے مذہب کے مختلف مسائل پر ان سے گفتگو کی ہے اکثروں نے مجھے کہا کہ انگلستان کا آئندہ مذہب یہ عیسائیت تو ہو نہیں سکتی یہ تو اب بھی مذہب کے طور پر نہیں بلکہ قومیت کے رنگ میں ہے اگر یورپ نے کوئی مذہب آئندہ اختیار کیا تو وہ بہت سیدھا سادہ مذہب ہوگا جس کے عقائد میں کوئی غیر معقول بات نہ ہوگی اور نہ وہ صرف مسٹری کہکر اپنے ماننے والوں کو یقین رکھنے پر مجبور کریگا - اس مذہب میں نہ کسی عورت کا بیٹا خدا ہوگا - اور نہ محض خون پر ایمان لانے سے نجات کی تعلیم دیگا -

آئندہ مذہب اور تحریک احمدیت

ولایت کے ایک اخبار سنڈے کرانیکل میں ایک مرتبہ دنیا کے آئندہ مذہب پر ایک سلسلہ مضامین شروع ہوا - میں نے اس اخبار کے ایڈیٹر کو اس سلسلہ میں اسلامی نقطہ خیال سے بھی مضمون لکھنے کی تحریک کی اور مولانا درد کا نام بھی پیش کر دیا تھا مگر میری خط و کتابت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے تھوڑے ہی عرصہ بعد اخبار مذکور اس سلسلہ کو بند کرنے پر مجبور ہو گیا اسکے اسباب اور حالات خاص تھے تاہم اس سلسلہ مضامین میں یہ تسلیم کر لیا گیا کہ:۔

دنیا کا آئندہ مذہب وہ نہیں ہوگا جسکی بنیاد محض ان معتقدات پر ہے جو چرچ نے تجویز کر دیئے ہیں آئندہ مذہب وہ ہوگا جسکے عقائد اور تعلیمات بینات اور دلائل علمیہ پر مبنی ہونگے چرچ جس کو یوماً فیوماً لوگ رد کر رہے ہیں اپنی حیثیت اور مقام کو جلد کھو دیگی اور اسکی جگہ حقیقی رہنمائی لے لیگی لوگ جو تاریکی میں جا رہے تھے انہوں نے ایک بڑی روشنی کو دیکھ لیا ہے پس وہ جو اسے اپنی رہنمائی کے لئے دیکھ رہے ہیں ناکام نہ ہونے دیں۔ چرچ کا ذاتی رویہ سرد مہری اور علیحدگی کا ہے پہلی اور پندرھویں صدی میں چرچ نے صداقت کے خلاف جنگ شروع کیا مگر وہ ناکام رہا۔ مجھے ذرا بھی شبہ نہیں کہ چرچ صداقت کی اس نئی موج سے بیدار ہو جائے گا جو عیسویت کو اس سرے سے اس سرے تک جھاڑ دے رہی ہے

میرے مکرم بھائیو! جانتے ہو یہ موج صداقت کونسی ہے۔ اور کس قلزم سے اٹھی ہے کچھ خبر ہے وہ نور جسکو لوگوں نے دیکھ لیا ہے وہ کس فاران کی چوٹیوں سے طلوع ہوا ہے۔ کچھ پتہ ہے وہ حقیقی رہنمائی جس سے چرچ خائف ہے اور جسکے مقابلہ میں چرچ اپنی حیثیت کو کھو دیگا۔ وہ کس کے ذریعہ ملی ہے؟ اگر مجھے طوالت اور نفس مضمون سے دور ہو جانے کا خطرہ نہ ہوتا تو میں آپ کو بتاتا کہ یہ موج صداقت وہی ہے جو قادیان کے روحانی قلزم سے اٹھی ہے اور جس سے تم سرشار ہو رہے ہو یہی وہ نور ہے جو اس وجود کے ذریعہ دنیا میں آیا جس نے خود کہا:۔

مے درخشم چوں قمر تابم چو قرص آفتاب ٭ کور چشم آنانکہ در انکار ہا افتادہ اند

وہ حقیقی رہنمائی ہے جس سے چرچ خائف ہے۔ وہی ہے جسکو لیکر تم دنیا کے راہ نما ہو رہے ہو۔ عرصہ گذرتا ہے ولایت کے ایک اخبار چرچ فیملی نے لکھا تھا کہ اگر تم آئندہ نسل کو عیسائی رکھنا چاہتے ہو تو اس جدید علم کلام کا مقابلہ کرو جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ آیا ہے ورنہ انجیل کا صفایا ہو جائیگا۔ ابھی حال میں ڈاکٹر زویمر وغیرہ نے احمدیت کی کامیابی کو دیکھ کر اپنی قوم کو جس جوش سے بیدار کرنا چاہا ہے وہ کوئی مخفی بات نہیں ایک مخصوص جماعت امریکہ۔ انگلستان اور دوسرے ممالک میں مقرر کی گئی ہے جو احمدیت کی بڑھتی ہوئی رو کو روکنے کی انتہائی کوشش کرے مگر میرے دوستو! اب یہ انکے بس کی بات نہیں خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جلال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خدام کے ذریعہ ظاہر ہو:۔ ع

قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

آپ میں سے شاید بہت کم دوستوں کو معلوم ہوگا کہ عیسائی دنیا عیسویت کے بچانے کیلئے اور اسلام کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترقی کی رو کو روکنے کے لئے کیا کیا کوششیں کر رہی ہے۔ انہوں نے اسلام کی مخالفت کا بالکل نیا طریق ایجاد کیا ہے دو قسم کے لوگ میدان میں اُترے ہیں ایک وہ ہیں جو اسلامی ممالک میں پھر کر مسلمانوں کی عملی کمزوریوں کو آڑ بنا کر اسلام کی مخالفت میں کتابیں تصنیف کرتے ہیں اور اپنے اہل ملک اور قوم کو توجہ دلاتے ہیں کہ مسلمان عنقریب عیسائی ہو جانے والے ہیں تاکہ وہ اس طرح انکے جذبات کو اپیل کر کے ان سے کافی روپیہ وصول کریں اور اسلامی ممالک میں گمراہ کن لٹریچر پھیلائیں اور ایک جماعت اُن لوگوں کی ہے جو اسلام کی افریقہ یا دوسرے ممالک میں ترقی کے فسانے تصنیف کرتی ہے اور مسلمانوں کو ایسی میٹھی لوریاں سُنا سُنا کر یا خواب آور دوائیاں دیکر غافل کرتی ہے اور وہ صرف اس بات سے خوش ہو جاتے ہیں کہ عیسائی سیاح اور مصنف اسلام کی ترقی کی خبریں باوجود دشمن ہونے کے شائع کرتے ہیں حالانکہ انکی غرض ایک طرف مسلمانوں کو جدوجہد اشاعت اسلام سے غافل کرنا ہوتا ہے، اور دوسری طرف اس قسم کے لکھنے والوں کے متعلق وسیع التخیل ہونیکا جذبہ پیدا کر کے انکی دوسری تصانیف کے ذریعہ زہر کو تریاق بنانا مقصود ہوتا ہے پڑھنے والے سمجھتے ہیں کہ اسلام کی ترقی کے متعلق انہوں نے تعصّب سے خالی ہو کر لکھا تو اب جو اعتراض کرتے ہیں یہ بھی نیک نیتی اور تحقیق حق کی بنا پر ہے حالانکہ یہ خطرناک دشمنانِ اسلام ہیں۔

ان حالات میں ہماری ذمّہ واری

برادران احمدیت! یہ حالات ہیں جو پیدا ہو چکے ہیں میں نے یورپ کے مسلمانوں کی حالت کا مختصر ذکر آپکے سامنے کیا میں نے یورپ میں عیسائیت کی حالت کا تذکرہ بھی کیا اور ان کوششوں کا اظہار بھی بقدر ضرورت کرنے سے مضائقہ نہیں کیا جو عیسائی قوم تمہاری زبردست کوشش سے خائف ہو کر کر رہی ہے اب تم ہی بتاؤ کہ تمہاری ذمّہ واری کیا ہے؟ کیا اس سوال کا جواب دینا بھی میرا ہی کام تھا یا ہے؟ لیکن ہماری ذمّہ واری کے الفاظ میں بحیثیت احمدی میں بھی شریک ہوں اسلئے کچھ حرج نہیں اگر میں خود اسے بیان کروں اور ایک احمدی کا نقطۂ خیال اپنی ذمّہ واری کے متعلق عملی ذمّہ واری ہی سمجھا جائے۔

میرے دوستو! ذمّہ واری کسی شخص کی اسکے عزم اور منصب کے لحاظ سے ہُوا کرتی ہے اسکے کام کا دائرہ جسقدر تنگ یا وسیع ہوگا اسی قدر اسکی ذمّہ واری کا مقام بلند و وسیع ہوگا۔ مجھے اس سوال پر زیادہ بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ میں یہ بتانا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ ایک احمدی کا دائرہ کتنا وسیع ہے۔

میں نے ہمیشہ اپنے ان مکالمات میں جو اس سفر میں مختلف لوگوں سے ہوئے بیان کیا کہ اسلام میں کوئی خاص جاگرفی نہیں اسلام کسی زمین اور کسی ملک اور رنگ اور قوم سے مخصوص نہیں۔ ایک مُسلم کا دائرہ عمل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوع انسانی پر پہنچ گیا ہے اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت انسان کی طرف ہوئی ہے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہوتا ہے:۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا

یعنی کہدو کہ اے نوع انسان! میں تم سب کی طرف رسول ہو کر آیا ہوں۔

اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام دعوت کی عظمت کا پتہ لگتا ہے غور کرو کہ آپ کس حوصلہ اور ہمت اور عزم کو لیکر آئے ہیں آپ کی نظر کتنی بلند استقلال کیسا عظیم اور دائرہ ہمت کتنا وسیع ہے۔ اور وہ خود کن کمالات کا مخزن اور سرچشمہ ہے۔ دنیا میں مختلف مذاق مختلف حالات اور مختلف عقول اور استعدادوں کے لوگ ہونگے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سب کو ایک ہی پلیٹ فارم پر کھڑا کر دینا کیا یہ معمولی انسان کا کام ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ بےشک بظاہر یہ الفاظ بہت مختصر اور بولنے میں نہایت سہل ہیں لیکن یہ ہمت اور حوصلہ دنیا کے کسی نبی کو نہیں ہوا کہ وہ دعوت کے اس بلند مقام پر کھڑا ہو کر یہ صور پھونک سکے۔

اے انبیاء و رسل کے واقعات پر غور کرنے والو! سوچو تو سہی کہ وہ کیا بات تھی جو موسیٰ علیہ السلام یا مسیح علیہ السلام یا کسی اور نبی کو یہ طاقت اور ہمت نہیں ہوئی کہ وہ اس قسم کا دعویٰ کر دیتے ایک بنی اسرائیل کی رستگاری دوسرا کھوئی ہوئی بھیڑوں کو جمع کرنے کا مقصد اور مشن لیکر مبعوث ہوا ہی۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ قوت یہ جلال یہ شوکت یہ اقبال اور یہ مقام کسی اور کو ملا ہی نہیں اس منصب اور مقام کا مستحق اور جائز مستحق ایک ہی تھا جو اپنی عظمت اور شان کے لحاظ سے محمدؐ کہلایا صلی اللہ علیہ وسلم۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب اور مقام پر جوں جوں ہم غور کرتے ہیں دل میں ایک عظمت اور محبت پیدا ہوتی جاتی ہے۔ میں جب لنڈن میں تھا تو سرالیور لاج مشہور سائنس دان کی ایک تقریر اسرار حیات کے متعلق ایک شخص نے اثنائے گفتگو میں۔ ۔ ۔ ۔ تعریف کرتے ہوئے کہا کہ اسلام اس مسئلہ پر کیا روشنی ڈالتا ہے۔ میں نے اسے تفصیلات سے الگ ہو کر کہا کہ صرف اسلام ہی ایک مذہب ہے جو راز حیات کو قوانین فطرت کی روشنی میں کھولتا ہے۔ اسلام نے انسانی پیدائش کی حقیقت اسکا ارتقاء اس کا مقصد اس دنیا کی زندگی اور حیات مابعد الموت ان تمام مسائل پر ایسی روشنی ڈالی ہے کہ ابھی تک تمہارے سائنس دان اس سے بےخبر ہیں میں نے یہ دعوے لاف زنی کے طور پر نہیں کر دیا تھا بعض حصوں پر میں نے گفتگو اسوقت بھی اور مختلف اوقات میں کی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہاں بیان کرنے کا اسقدر مقصد ہے کہ اسلام ہمارے سامنے پیش ہی یونیورسل کرتا ہے قرآن مجید پر غور کرو کہ بار بار وہ کائنات کو پیش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اس کائنات میں ان تمام عقائد اور اعمال کا کے لئے جو اسلام تعلیم دیتا ہے دلائل ہیں اور اظہار حقیقت ہے۔ اس میں راز یہ ہے کہ ایک مسلم کے مدِنظر کُل کائنات ہے کسی خاص ملک یا قوم سے اسکا تعلق نہیں اسی لئے جہاں وہ معیار تکریم بتاتا ہی وہ کسی قوم ملک اور قبیلہ کی طرف نسبت نہیں کرتا بلکہ

ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم کہتا ہے

غرض بحیثیت مسلم جبکہ ہمارے مدِنظر کُل دنیا کی اصلاح اور فلاح ہے اور ہم کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کا منصب لیکر آئے ہیں تو ہماری ذمہ واری کوئی معمولی ذمہ واری نہیں ہو سکتی اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نزول اور بعثت نہ بھی ہوئی ہوتی تو بھی بحیثیت ایک مسلمان کے اشاعت اسلام کے نقطہ خیال سے ہمارا فرض بہت بڑا اور ذمہ واری نہایت نازک تھی۔ لیکن اب جبکہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس آخری زمانہ میں خاص اسی مقصد اور غرض کے لئے مبعوث فرمایا ہے جیساکہ آپؑ نے الوصیت میں یہ فرمایا کہ:-

> "خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیاء میں ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جسکے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا سو تم اس مقصد کی پیروی کرو"

اب تم خود غور کرو اور سوچو کہ تمہاری زندگی کا مقصد کسقدر عظیم الشان ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاف الفاظ میں فرما دیا ہے کہ تمھارا یہی مقصد ہے

کہ دنیا کو دین واحد پر جمع کرو۔

اقوام عالم کو دین واحد پر جمع کرنا

اب تم ہی بتاؤ کہ جو قوم دنیا کو دین واحد پر جمع کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے کھڑی کی ہو اور قرآن مجید میں جس کو اخرجت للناس کا مقصد دیکر بھیجا گیا ہو۔ اس کی ذمہ واری معمولی اور عام ذمہ واری ہو سکتی ہے؟ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کُل نوع انسانی کے لئے مبعوث فرمایا گیا ہے اسی طرح احمد قادیانی کی بعثت عالمگیر ہے اور وہی مقصد وہ تمھارے سپرد کرکے مرفوع ہُوا ہے۔ پھر اس نکتہ کو ایک اور طرح سے بھی سمجھو۔ خدا تعالیٰ نے حضرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیح موعود علیہ السلام کو موعود ادیان بنا کر بھیجا ہے۔ وہ مسلمانوں کی ہدایت و اصلاح کے لئے مہدی ہے۔ کاسر الصلیب ہو کر وہ مسیح موعود ہے تاکہ عیسائیوں کو انکی عملی اور اعتقادی غلطیوں سے نجات دلا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچائے۔ اور نفسانی اور شہوات کی قبروں میں دبے ہوئے مُردوں اور عظم رمیم کو زندہ کر کے دکھائے۔ ہندوؤں کے لئے وہ کرشن ہو کر آیا۔ پارسیوں کی کتابوں میں جس موعود کا ذکر ہے وہ رجل فارس کے نام سے پوری ہوتی ہے۔ غرض جہاں جہاں اور جس جس قوم میں اس آخری زمانہ کے لئے کسی مرد خدا کے نزول اور بعثت کی بشارت ہے وہ آپ کے وجود میں صحیح ثابت ہو رہی ہے۔ پھر بتاؤ ان تمام قوموں میں ہدایت و تبلیغ کس کا کام ہے؟ اور کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ کوئی معمولی اور چھوٹا کام ہے؟ ہرگز نہیں۔ تمہارا کام ایک فرد نہیں ایک خاندان نہیں ایک قوم تک ہی محدود نہیں بلکہ مختلف قوموں کی اصلاح و ہدایت تمہارا کام ہے۔ پھر تم غور کرو کہ اسقدر عظیم الشان کام کے لئے کتنی ہمت بلند اور کیسا عزم صمیم اور قلب سلیم بکار ہے۔ دیکھو خدا تعالیٰ نے تم پر ہر طرح فضل کیا ہے اگر تمہارے اس مشن عظیم کے مقابلہ میں اسباب اور ذرائع کی کمی ہوتی تو کسقدر دقتیں پیدا ہو جاتیں مگر ایسا نہیں خدا تعالیٰ نے چونکہ اس عہد کو عہد اشاعت ہدایت مقدر فرمایا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ تکمیل ہدایت اور اتمام نعمت کر کے مسیح موعود ؑ کے زمانہ کے لئے یہ قرار دیا تھا کہ اسوقت تکمیل تبلیغ ہدایت ہو اس نے اپنے فضل سے تمام سامان بھی پیدا کر دیئے۔ پریس کے ذریعہ۔ تار برقی کے ذریعہ ٹیلیفون کے ذریعہ۔ ایک دن میں تم تمام دنیا کے اندر تبلیغ کر سکتے ہو۔ اور پھر راستوں کی سہولت اور سفروں کی آسانی۔ انٹرنیشنل قوانین کے ذریعہ ہر قسم کی سہولتیں پیدا ہو چکی ہیں۔ ان تمام امور کا اسی ایک زمانہ میں جمع ہو جانا جہاں ایک طرف اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ ہمارے کام میں آسانی ہو وہاں دوسری طرف ہم پر حُجّت ہے کہ ہم تکمیل اشاعت کیلئے جوابدہ ٹھیریں۔

میرے دوستو! میرے اس بیان سے یہ بات بآسانی سمجھ آسکتی ہے کہ ہماری ذمہ داری کیا ہے؟ ہماری وہی ذمہ داری ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی ہماری وہی ذمہ داری ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تھی اور اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاف الفاظ میں الوصیت میں فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جسکے لئے میں بھیجا گیا ہوں سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔"

مشکلات کا پہاڑ	باوجود ان تمام آسانیوں اور اسباب کے جن کا میں نے ذکر کیا ہے مشکلات بھی خطرناک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں اور سب سے پہلی اور بڑی مشکل تو خود مسلمانوں کی اپنی حالت ہے کہ وہ بگڑ چکی ہے ان میں ہر جگہ ہر قسم کی عملی اور اعتقادی کمزوریاں اور غلطیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ اور یہی وجہ تھی کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس عہد فضل کی بشارت دیتے وقت فرمایا :۔

چو دور خسروی آغاز کردند ٭ مسلمان را مسلمان باز کردند

اسلام پر خود مسلمانوں کی طرف سے جو حملہ ہو رہا ہے وہ ایک نادان دوست کی محبت کا حملہ ہے۔ اسلامی دنیا کی حالت تمہارے سامنے ہے اتنی گنجائش نہیں کہ میں تفصیل کے ساتھ تمہیں بتاؤں اسلامی حکومتوں کی جو حالت ہے وہ تم سے مخفی نہیں مسلمان جو دوسری حکومتوں کے ماتحت ہیں ہر ملک میں جن حالات سے وہ گذر رہے ہیں آج وہ بھی کوئی پوشیدہ راز نہیں پھر غیروں کی طرف سے جو حملے ہو رہے ہیں انکی شدت دن بدن بڑھتی جاتی ہے اور یہ ضروری تھا کہ ایسا ہوتا اس لئے کہ خدا کی کتابوں میں

یہ شیطان کی آخری جنگ ہے۔

بگوشید اے جوانان ہم اب ایک اور آدم کے زمانہ میں ہیں پہلا آدم آیا اور شیطان نے اسے بہشت سے نکالا مگر یہ آدم آیا ہے کہ تا شیطان کا سر کچل دے اور ابن آدم کو اسکی گم شدہ متاع ابدی جنت اور آسمانی بادشاہت دلا دے۔ پہلا مسیح آیا اور اسے صلیب کے ذریعہ دکھ اٹھانا پڑا۔ مگر اب جو مسیح آیا ہے وہ ایسی قوت اور طاقت لیکر آیا ہے کہ اسکے لئے مقدر کر دیا گیا کہ وہ صلیب کو توڑ دے۔ پس جبکہ شیطان کے لئے ایسی خطرناک شکست جو آخری اور ابدی شکست ہے اس جماعت کے ہاتھوں مقدر ہو چکی ہے تو کیا تم سمجھتے ہو اس فتح کو تم آسانی سے حاصل کر لو گے۔ ہرگز نہیں۔ شیطان اپنے تمام ہتھیاروں کے ذریعہ دائیں بائیں آگے پیچھے سے حملہ آور ہو گا۔ اور وہ ہو رہا ہے۔ اور وہ جان توڑ حملہ کر رہا ہے۔ اس نے تمام دنیا میں آگ لگا دی ہے اور وہ چاہتا ہے کہ حق کی حقیقت کو جلا کر بھسم کر دے۔

آتشے افتاد در رختش بخیز اے یلاں ٭ دید نش از دور کار مردم دیندار نیست

یاد رکھو! کہ کوئی قوم قربانیوں کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتی یہ ایک سنت اللہ ہے۔ میں نے آپ کو سر آلیور لاج کی ایک تقریر راز حیات کا حوالہ دیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ حقیقی راز حیات اسلام نے کھولا ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ زندگی کا سوال مختلف پہلوؤں سے تمام قوموں اور فرقوں کے سامنے ہر زمانے میں آیا ہے۔ جس طرح افراد کی حیات و موت ہے اسی طرح قوموں کی موت و حیات کا مسئلہ ہے۔ اسوقت بھی نفس زندگی یا حیات کے متعلق مختلف قسم کی تصویریں ہیں میں انپر کوئی بحث نہیں کرونگا بلکہ میں اس راز کی طرف آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں جو قومی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ملّی زندگی کا موجب ہے۔

میرے دوستو! اگر تم ذرا سے فکر سے کام لو تو تم کو معلوم ہوگا کہ رازِ حیات ایک موت کے پردہ میں نہاں ہے زندگی کے لئے ایک موت کا اختیار کرنا لازمی ہے۔ ایک بیج جب تک زمین کے نیچے دفن ہو کر اپنی ہستی کو کلیۃً کھو نہیں دیتا زندگی کا سرسبز درخت اس سے پیدا نہیں ہو سکتا۔ یہ موت و حیات کی کشمکش انفرادی اور مجموعی طور پر ہر جگہ پائی جاتی ہے۔ اگر ہم شخصی زندگی چاہتے ہیں تو شخصی موت کے دروازے سے گزرنا ہوگا اور اگر حیات ملّی کے خواہشمند ہیں تو بہ حیثیت مجموعی ہم کو موت کے دروازہ سے داخل ہونا پڑیگا۔ غرض زندگی موت کے پیچھے ہے اور یہی وجہ ہے کہ **قوموں کی حیات قربانی کے نیچے ہے۔**

جس طرح اپنی زندگی کے لئے بھی ایک موت کی ضرورت ہے دوسروں کی بقا کے لئے بھی ایک موت کا پیالہ پینا ضروری ہے۔ تم دوسروں کو زندہ رکھنے کے لئے کھڑے کئے گئے ہو اور تمہارے سامنے بے انتہا روحیں ہیں جو تڑپ رہی ہیں۔ انکے لئے تمہاری قربانی چھوٹی سی قربانی نہیں ہو سکتی۔ اور اسی قربانی کی تہ میں وہ رازِ حیات ہے جسکی تلاش میں یورپ کے سائنس دان ٹکریں مارتے ہیں۔ قرآن مجید نے اس فلسفہ حیات کو ذہن نشین کرنے کے لئے جو طریق اختیار کیا ہے وہ نہایت شاندار اور بلند پروازی کا طریق ہے اور اس طریق کے اندر قربانی کی روح کام کر رہی ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو جائیں انکو مُردے مت کہو بلکہ وہی حقیقی زندگی رکھتے ہیں۔ پس ہر انسان جو ابدی زندگی کا خواہشمند ہے اُسکو چاہیئے کہ وہ خدا کی راہ میں مرنا سیکھے۔ اور یہی موت نہ صرف اسکے لئے بلکہ نفس اسلام کے احیا کا موجب ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے مسلمانوں کی عملی اور اعتقادی حالتوں پر نظر کی اور دنیاءِ اسلام آپکے سامنے ایک لاش کی صورت میں پیش کی گئی۔ تو آپ نے بے اختیار ہو کر فرمایا کہ

اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے
وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا

فرمایا یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے پس جب حضرت مسیح موعود علیہ السّلام جیسا عظیم الشان انسان احیاءِ اسلام کے لئے اپنی زندگی کا فدیہ پیش کرتا ہے تو تم سمجھ لو کہ تمہاری ذمہ واری کتنی بڑی ہے۔

پھر سن لو کہ اگر تم چاہتے ہو کہ حیاتِ ابدی کے نہ صرف خود وارث بنو بلکہ تم آپ حیات ہو کر دوسروں کے لئے زندگی بخش ہو سکو تو پیارو قربانی کی روح اپنے اندر پیدا کرو جس طرح پر آکسیجن جب اپنے آپ کو قربان کر دیتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو آبِ حیات بنجاتی ہے اسی طرح تم بھی دنیا کے لئے آبِ حیات بنجاؤ گے۔ مَیں جانتا ہوں تم نے اسی روز اس مبارک اور خوشگوار موت کا پیالہ پینے کے لئے عہد کر لیا تھا جب دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا تھا مگر میرے دوستو! محض اقرار اور عزم ابتدائی چیزیں ہیں جب تک عملی قوت کام نہ کرے۔ مَیں احمدی قوم کی قوتِ عمل کی نعوذ باللہ توہین کرنے والا ہونگا اگر کہوں کہ اس نے اس میدان عمل میں اپنی سرگرمیوں سے دنیا کو حیران نہیں کر دیا۔ دنیا جانتی ہے اور اس نے دیکھ لیا ہے کہ تم ہی حقیقی طور پر حزب اللہ ہو اور تم اسلام کے بقا اور احیا کیلئے ہر تکلیف اور مصیبت کو برداشت کرنے کے لئے دلیر ہو۔ تم نے اپنے خون سے کوہستانوں کی چٹانوں اور سنگلاخوں میں اور مختلف قسم کی قید و بند میں یہ اعلان کیا ہے ؎

دلبر کی رہ میں یہ دل ڈرتا نہیں کسی سے ٭ ہوشیار ساری دنیا اِک باؤلا یہی ہے

مگر ابھی ہماری منزل بہت دُور ہے ہم نے دنیا کے کونے کونے صرف پیغام ہی نہیں پہنچانا ہمارے سامنے یہ مقصد ہے کہ دینِ واحد پر جمع کرو اسلئے ہم محض ان باتوں پر خوش نہیں ہو سکتے۔

تمہارے سامنے یورپ میں امم اسلامیہ کی حالت رکھی ہے مَیں نے بتایا ہے کہ مشنری اپنی پوری طاقتوں سے تمہیں ترقی اسلام کی خواب اور کہانیاں سُنا کر غافل کرنا چاہتے ہیں مَیں نے بتایا ہے کہ وہ اپنی قوم کو اُبھارنے کے لئے کوئی ممکن طریقہ نہیں چھوڑتے ہے۔ اس عالمگیر اور ہمہ گیر مذہبی جنگ کا میدان یورپ ہے یہ بھی ایک راز ہے جو اپنے وقت پر کُھل جائیگا۔ پس تم یورپ کو اولاً فتح کرلو۔ اور اسکی ایک ہی صورت ہے کہ یورپ کے موجودہ مشن کو مضبوط کرو اور جدید مشن قائم کرو۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ

یُورپ کی روحانی تسخیر تمھارے ہاتھ پر ہوگی

حضرت امام کا لنڈن کی مذہبی کانفرنس میں جانا اور لنڈن میں مسجد کا بن جانا اور لنڈن ہی نہیں دنیا کے پریس کا تمھاری اس عظیم الشان اور حیرت انگیز کامیابی پر آواز بلند کرنا معمولی بات نہیں وہ نعمت جو اسلامی بادشاہوں کو وہ یورپ کے ہوں یا افریقہ کے یا افغانستان یا کسی اور جگہ کے نہیں ملی۔ وہ کام جو روئے زمین کے مسلمانوں سے نہ ہو سکا وہ تم نے کر کے دکھا دیا اس بے نظیر انعام اس گراں قدر نعمت پر جسقدر خدا کا شکر کرو وہ کم ہے۔

اسکے بعد بڑے بڑے انعام آنیوالے ہیں مگر انکے لئے شرط یہی ہے لئن شکرتم لازیدنّکم یہ انعامات محض شکر گذاری سے بڑھیں گے اور عملی شکر گذاری یہ ہے کہ

اس کام کو مضبوط اور وسیع کرو

تتمہ:۔ میرے دوستو! مَیں پھر کہتا ہوں کہ یہ عہد فضل اور برکت کا عہد ہے تو میں برکت پائیں گی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ بادشاہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے کہ یہ ربّانی بشارت ہے پس آؤ ملکر اس وعدہ کو قریب تر کریں۔

دیکھو خدا تعالیٰ نے یہ خاص فضل اس جماعت پر کیا ہے کہ اسے ایک ہاتھ پر متحد کر دیا ہے اس اتحاد کی قدر کرو اور اس حبل اللہ کو مضبوط پکڑ لو۔

کہ یہی نجات اور کامیابی کی راہ ہے

اٹھو اور ان جدید مشنوں کے لئے اپنی طاقتوں کو کام میں لگا دو تا کہ خدا کی تائید اور نصرت کے فرشتے تم پر نازل ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے ایک مرتبہ فرمایا کہ انبیاء علیہم السّلام جو متیٰ نصر اللہ یا من انصاری الی اللہ پکارتے ہیں تو کیا انہیں خدا کی نصرت کا یقین نہیں ہوتا؟ ایسا خیال غلطی اور گناہ ہے نبیوں سے بڑھ کر خدا کے وعدوں اور طاقتوں پر کوئی دوسرا ایمان رکھ ہی نہیں سکتا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ کون شخص ہے جو اس نصرۃ کا مظہر بنتا ہے پس کیوں ہم میں سے ہر ایک یہ کوشش کرنے کا عہد نہیں کرتا کہ وہ نصرت ربّانی میرے ہی ذریعہ سے ظاہر ہو۔

حضرت جری اللہ کے سپاہیو! یاد رکھو یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا یہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے ہی فرمایا ہے پس آؤ ہم کوشش کریں کہ

یہ ہمارے ہی ذریعہ ہو

دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ السّلام فرماتے ہیں

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوّت شود پیدا ؛ بہار و رونق اندر روضۂ ملّت شود پیدا
بگفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ ؛ قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

اب میں اپنے مضمون کو خدا تعالیٰ کے فضل سے اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم کو توفیق دے کہ حضرت فضل عمر کی سیادت و قیادت میں ہم دنیا کے ہر حصہ میں

جلال اسلامی کا علم بلند کر سکیں

اے میرے خدا ایسا ہی کر کہ تُو تمام قوموں اور طاقتوں کا مالک ہے ؛ آمین ؛

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے سالانہ جلسہ پر تحریک فرمائی کہ الفضل یسٰن رائز ریویو کو ھزار خرید ار دیا جائے۔ امید ہے جماعت احمدیہ کے مخلص احباب اس تعداد کو پورا کر دینگے۔ معاونین کے نام اخبار میں شائع ہونگے۔

(مہتمم طبع و اشاعت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ نبوت و رسالت

تمام مسائل اختلافیہ کے حل کی کلید ہے

(نمبر ۲)

اب یہاں پر طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ حقیقۃ الوحی کے اس صفحہ ۱۷۸ لغایت ۱۸۰ والے اخبار بدر والے اور تریاق القلوب کے صفحہ ۱۳۰ والے حوالہ میں اختلاف ہے کیونکہ حقیقۃ الوحی والے حوالہ کا دعویٰ تو یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انکار شرعاً کفر ہے جسکے ساتھ اسکی دلیل بھی مذکور ہے جو یہ ہے کہ آپؑ خدا کے رسول ہیں۔ اور خدا کے ہر ایک رسول کا انکار شرعاً کفر ہوتا ہے۔ اسلئے آپؑ کا انکار عند الشریعت کفر ہے اور آپؑ کے منکر شریعت کے فتویٰ کی رو سے کافر ہیں اور اسی طرح اخبار بدر والے مذکورہ بالا مکتوب کا دعویٰ بھی یہ ہے کہ آپؑ کے منکر شریعت کی رُو سے صرف فاسق نہیں بلکہ کافر ہیں۔ کیونکہ انکا حکم شریعت کو مانتے ہوئے اسکے کسی قطعی فرمان کی خلاف ورزی کرنے والے لوگوں کا حکم یعنی فسق نہیں بلکہ اُنکا حکم وہ ہے جو منکرین و مکذبین کا حکم ہوتا ہے جو مجرد فسق نہیں بلکہ کفر ہے۔ لیکن تریاق القلوب کے صفحہ ۱۳۰ کا یہ دعویٰ ہے کہ آپکے دعویٰ کے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر نہیں ہو سکتا۔ اور اسکی دلیل یہ دی گئی ہے کہ صرف اُن نبیوں کے دعویٰ کا انکار کفر ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لانیوالے ہوں اور ان دونو بیانوں میں بظاہر اختلاف ہے۔

سو اس کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ اِن میں بظاہر اختلاف معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقۃً انمیں کوئی اختلاف نہیں ہے کیونکہ حقیقۃ الوحی والے حوالہ میں جہاں مطلق نبی اور رسول کے انکار کی بحث ہے خواہ وہ شارع ہو یا نہ ہو وہاں ساتھ ہی اسمیں یہ بھی مذکور ہے کہ اگرچہ شریعت کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر اور مسیح موعودؑ کے منکر دونوں کافر ہیں لیکن دین اسلام ہی کے منکروں یا بلفظ دیگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے منکروں میں اور دینِ اسلام کو ماننے کا دعویٰ رکھکر مسیح موعودؑ کا انکار کرنیوالوں میں ایک فرق بھی ہے جسکی وجہ سے انکی دو الگ الگ قسمیں بھی کہی جا سکتی ہیں۔ اور وہ فرق یہی ہے کہ اوّل الذکر فریق خود اپنے مُنہ سے اقراری ہے کہ مَیں شریعت اسلام کا منکر ہوں یا بلفظ دیگر شریعت اسلام کا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بلا واسطہ صریحاً منکر اور بلا واسطہ کافر ہے۔ اور مؤخر الذکر فریق کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتا ہے لیکن وہ مسیح موعودؑ کا صاف طور پر منکر اور مکذب ہے۔ پس ایسا شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور شریعت اسلام کا بلا واسطہ منکر یا بلا واسطہ کافر تو نہیں مگر وہ مسیح موعودؑ کا منکر اور مکذب ہونیکی وجہ سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بالواسطہ کافر ضرور ہے۔ اور اخبار بدر والے حوالہ میں بھی اگرچہ مسیح موعودؑ کے منکر کو شریعت کی رو سے کافر قرار دیا گیا ہے مگر ساتھ ہی اس حوالہ سے یہ بھی ظاہر ہے کہ ایسا شخص گو بظاہر *شریعتِ اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار کا بھی مرتکب ہوتا ہے۔ اور بالمقابل تریاق القلوب والے حوالہ میں صرف ایسے نبیوں اور رسولوں کے انکار کو کفر قرار دیا گیا ہے۔ جو شریعت اور احکام جدیدہ لانیوالے ہوں۔ جس سے صاف طور پر ظاہر ہے کہ اگرچہ بظاہر یہ انکار انبیاء کی طرف راجع ہوتا ہے لیکن درحقیقت اسکی بنا انکی شان نبوت و رسالت پر نہیں ورنہ ہر ایک نبی اور رسول کا انکار کفر ہوتا۔ حالانکہ اس حوالہ میں کامل تصریح کے ساتھ صرف ایسے انبیاء کے انکار کو کفر قرار دیا گیا ہے جو صاحب شریعت ہوں۔ بلکہ اس کفر کی بنا در اصل شریعت اور احکام جدیدہ کے انکار پر ہے۔ غرض حقیقۃ الوحی والے حوالہ میں کفر سے مراد اور ہے اور تریاق القلوب والے حوالہ میں اور۔ اسلئے انمیں درحقیقت کوئی اختلاف نہیں ہے۔

*شریعت اسلام کو ماننے والا ہو مگر بالواسطہ وہ م

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ اگرچہ ایمانیات یعنی اصول ایمان کئی ایک ہیں لیکن ان سب کی اصل جڑ ایمان باللہ ہے۔ اور اسی بنا پر ان تمام باتوں پر ایمان لانے کا نام بھی احادیث میں الایمان باللہ وحدہٗ ہی رکھا گیا ہے۔ اور اسی کی طرف آیت ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا۔ اور آیت اتقتلون رجلًا ان یقول ربی اللہ میں اشارہ ہے۔ اور حدیث من قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ بھی اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتی ہے جس سے بعض لوگوں کو یہ دھوکہ لگا ہے کہ گویا دائرہ اسلام ہی لا الٰہ الّا اللہ ہے۔ اور یہ کہ اتنی بات کو ماننے کا دعویٰ رکھنے والا شخص بھی دائرہ اسلام میں بہر حال داخل ہوتا ہے اگرچہ وہ باقی اصول ایمان کا منکر ہو۔ حالانکہ حدیث کا یہ مطلب ہرگز نہیں بلکہ اسکا مطلب یہ ہے کہ تمام اصول ایمان کا ماننا لا الٰہ الّا اللہ کے ماننے میں داخل ہے ہاں یہ سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ماننا اسمیں بلاواسطہ آتا ہے اور باقی اصولِ ایمان کا ماننا بالواسطہ۔ پس اس حدیث کے رو سے بھی اصل مسلمان وہی ہے جو تمام اصول ایمان کو ماننے والا ہو۔ اسلئے جو لوگ اصول ایمان میں سے کسی اصل کے منکر ہوں وہ مسلمان ہرگز نہیں ہو سکتے۔ ہاں انمیں یہ اصطلاحی فرق ضرور ہوگا کہ جو اللہ تعالیٰ ہی کے منکر ہوں وہ بلاواسطہ کافر متصوّر ہونگے۔ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کو ماننے کا دعویٰ رکھتے ہوں مگر باقی کل یا بعض اصول ایمان کے منکر ہوں وہ بالواسطہ کافر کہلائینگے۔

پھر اس سے اُتر کر دوسرا رکن ایمان جو باقی اصول ایمان کا مرکزی نقطہ قرار دیا جا سکتا ہے وہ ایمان بالکتاب ہے جسکی طرف قرآن کریم کی اس آیت میں اشارہ ہے کہ قل اٰمنت بما انزل اللہ من کتاب۔ پس اسکے رو سے ایسے لوگ بھی بلاواسطہ کافر کہلائینگے جو خدا تعالیٰ پر ایمان رکھنے کے تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

متقی ہوں مگر کسی کتاب الٰہی کے منکر ہوں یا بلفظ دیگر کسی ایسے نبی اور رسول کے منکر ہوں جو شریعت اور احکام جدیدہ کا لانے والا ہے۔ اور صاحب شریعت جدیدہ نبی کے سوا کسی اور نبی اور رسول کے منکرین اس اصطلاح کے ماتحت اور اس اصل کی رو سے کافر نہیں کہلائینگے یا بلفظ دیگر ایسے لوگ بلاواسطہ کافر نہیں بلکہ بالواسطہ کافر کہلائینگے اور چونکہ یہ موخر الذکر لوگ ان معنوں میں بلاواسطہ کافر نہیں کہلا سکتے اسلئے اس اصطلاح کے ماتحت انہیں غیر کافر یا بلفظ دیگر عام معنوں میں مسلمان بھی کہا جاسکتا ہے۔ لیکن چونکہ شریعت کی رو سے وہ مومن نہیں کہلا سکتے۔ اسلئے مذکورہ بالا اصطلاح کی رو سے انکا بلاواسطہ کافر نہ ہونا انہیں حقیقی طور پر اس دائرہ اسلام کے اندر داخل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ غیر صاحب شریعت نبی کا انکار درحقیقت اس رسول کی تکذیب ہے۔ اور خدا کے کسی نبی کی تکذیب بموجب آیت من اظلم ممن کذب علی اللہ او کذّب بالصدق اذ جاءہ۔ الیس فی جہنّم مثوی للکافرین کفر ہے

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۶۳ پر فرماتے ہیں کہ

"یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو دو قسم کے انسان ٹھیراتے ہیں حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم ہے۔ کیونکہ جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ اسی وجہ سے نہیں مانتا کہ وہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا پر افترا کرنے والا سب کافروں سے بڑھکر کافر ہے جیسا کہ فرماتا ہے ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او کذّب بآیاتہ"

اور اگر کوئی شخص اس اصطلاح کے ماتحت نہ بلاواسطہ کافر ہے نہ بالواسطہ کافر۔ لیکن کسی ایسے خدا کے پیارے اور برگزیدہ بندہ کا منکر ہے جسکا دعویٰ نبوّت کا نہیں بلکہ وہ اپنے آپکو محض ایک مُلہم اور محدّث بتاتا ہے تو اسکے انکار کی وجہ سے اس پر ... ... کافر کا لفظ بکلی عائد نہیں ہوسکتا۔ ہاں وہ جادۂ صواب سے منحرف ضرور ہوگا۔ جیسا کہ تریاق القلوب کے ان الفاظ سے ظاہر ہے۔

"یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اپنے دعویٰ کے انکار کرنے والے کو کافر کہنا صرف ان نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لاتے ہیں۔ لیکن صاحب الشریعت کے ماسوا جسقدر ملہم اور محدّث ہیں ...... انکے انکار سے کوئی کافر نہیں بن جاتا" (صفحہ ۱۳۰ حاشیہ)

اس تقریر سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۶۳ پر تریاق القلوب کے مذکورہ بالا حوالہ میں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام کے مکتوب بنام مرتد ڈاکٹر کے اس فقرہ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ "ہر ایک شخص جسکو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے" حضورؑ نے کس طور پر تطبیق دی ہے تفصیل اسکی یہ ہے کہ تریاق القلوب والے حوالہ میں صاحب شریعت نبی کے انکار کو کفر قرار دینے کے ضمن میں یہ ذکر نہیں کہ یہ کفر دو قسم پر منقسم ہے ایک بلاواسطہ اور دوسری بالواسطہ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ کسی چیز کے عدم ذکر سے اس چیز کا عدم اور اسکی نفی لازم نہیں آتی۔ اور مکتوب مذکور کے فقرہ محولہ میں جس کفر کا ذکر ہے اس سے وہی کفر مراد ہے جسکا نام اس اصطلاح کے ماتحت کفر بالواسطہ ہے فرق صرف یہ ہے کہ تریاق القلوب کے زمانہ میں چونکہ حضورؑ اپنے آپکو محدّث ہی سمجھتے تھے اسلئے اسوقت آپ کے انکار کا نام کفر بالواسطہ نہیں رکھا جاسکتا تھا اور اسی لئے اسکے ذکر کی بھی وہاں ضرورت نہیں تھی لیکن اس سے اصل اصول پر کوئی اثر نہیں پڑتا غرض اس اجمال کیوجہ سے جو اسوقت باقی رہ گیا تھا ان مختلف اوقات کی تحریرات میں کوئی حقیقی تعارض اور اختلاف پیدا نہیں ہوا۔

بعض لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی تعلیمات سے ناواقفیت کے باعث تریاق القلوب والے حوالہ کی یہ توجیہ کیا کرتے ہیں کہ حضورؑ ہر ایک نبی کے لئے صاحب شریعت جدیدہ ہونا ضروری سمجھتے تھے اور کہ یہی آپکی تعلیم ہے۔ مگر یہ سراسر غلط فہمی ہے۔ حضورؑ نے اپنے مختلف زمانوں اور مختلف اوقات کی تحریرات میں اس بات کو کھول کھول کر بیان فرمایا ہے کہ نبی کے لئے صاحب شریعت ہونا ضروری نہیں ہے اور یہ کہ شریعت جدیدہ کے لانے کے اعتبار سے انبیاءؑ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک صاحب شریعت۔ اور دوسرے غیر صاحب شریعت۔ اور غیر تشریعی انبیاءؑ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم سے قبل کثرت سے آنا بیان فرمایا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو بھی حضورؑ نے اپنی متعدد تحریرات میں غیر تشریعی نبی ہی بتایا ہے جن میں سے کچھ تحریرات بطور نمونہ درج ذیل ہیں۔ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

(۱) "جیسے مسیح ابن مریمؑ نے انجیل میں توریت کا صحیح خلاصہ اور مغز۔ اصلی پیش کیا تھا اسی کام کے لئے یہ عاجز مامور ہے۔ تا غافلوں کے سمجھانے کے لئے قرآن شریف کی اصلی تعلیم پیش کیجائے۔ مسیح صرف اسی کام کے لئے آیا تھا کہ توریت کے احکام شدومد کے ساتھ ظاہر کرے۔ ایساہی یہ عاجز بھی اسی کام کے لئے بھیجا گیا ہے تا قرآن شریف کے احکام بوضاحت بیان کردیوے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ وہ مسیح موسیٰؑ کو دیا گیا تھا اور یہ مسیح مثیل موسیٰؐ کو عطا کیا گیا۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۲۶۱، ۲۶۲ طبع اول)

(۲) "حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو قریباً چودہ سو برس تک ایسے خدام شریعت عطا کیئے گئے کہ وہ رسول اور ملہم من اللہ تھے۔ اور اختتام اس سلسلہ کا ایک ایسے رسول پر ہوا جس نے تلوار سے نہیں بلکہ فقط رحمت اور خُلق سے حق کی طرف دعوت کی۔" (شہادت القرآن صفحہ ۲۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۳) "اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی مرسل تھے۔ اور انکی توریت بنی اسرائیل کیلئے کامل تھی۔ اور جس طرح قرآن کریم میں آیت الیوم اکملت لکم ہے اسی طرح توریت میں بھی آیات ہیں۔ جن کا مطلب یہ ہے کہ بنی اسرائیل کو ایک کامل اور جلالی کتاب دی گئی ہے۔ جسکا نام توریت ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں بھی توریت کی یہی تعریف ہے۔ لیکن باوجود اسکے بعد توریت کے صدہا ایسے نبی بنی اسرائیل میں آئے کہ کوئی نئی کتاب ان کے ساتھ نہ تھی۔ بلکہ ان انبیاءؑ کے ظہور کے مطالب یہ ہوتے تھے کہ تا انکے موجودہ زمانہ میں جو لوگ تعلیم توریت سے دُور پڑ گئے ہوں پھر انکو توریت کے اصلی منشاء کی طرف کھینچیں۔" (ایضاً صفحہ ۴۴)

(۴) "ان تمام آیات سے ظاہر ہے کہ عادۃ اللہ یہی ہے کہ وہ اپنی کتاب بھیجکر پھر اسکی تائید اور تصدیق کے لئے ضرور انبیاء بھیجا کرتا ہے۔" (ایضاً صفحہ ۴۵)

(۵) "مختلف بلاد کے نبیوں اور مرسلوں اور محدثوں کو چھوڑ کر اگر صرف بنی اسرائیل کے نبیوں اور مرسلوں اور محدثوں پر ہی نظر ڈالی جائے تو انکی کتابوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ چودہ سَو برس کے عرصہ میں یعنی حضرت موسیٰؑ سے حضرت مسیحؑ تک ہزارہا نبی اور محدث ان میں پیدا ہوئے کہ جو خادموں کی طرح کمربستہ ہوکر توریت کی خدمت میں مصروف رہے۔ چنانچہ ان تمام بیانات پر قرآن شاہد ہے۔ اور بائیبل شہادت دے رہی ہے۔ اور وہ بھی کوئی نئی کتاب نہیں لاتے تھے۔ کوئی نیا دین نہیں سکھاتے تھے صرف توریت کے خادم تھے۔" (ایضاً صفحہ ۴۸)

(۶) "موسیٰؑ کی ایک محدود شریعت کیلئے جو زمین کی تمام قوموں کے لئے نہیں تھی اور نہ قیامت تک اسکا دامن پھیلا ہوا تھا خدا تعالیٰ نے یہ احتیاطیں کیں کہ ہزارہا نبی اس شریعت کی تجدید کے لئے بھیجے۔" (ایضاً)

(۷) "کیا ہم یہ گمان کر سکتے ہیں کہ پہلی اُمتوں پر تو خدا تعالیٰ کا رحم تھا اسلئے اس نے توریت کو بھیجکر پھر ہزارہا رسول اور محدث توریت کی تائید کے لئے اور دلوں کو بار بار زندہ کرنیکے لئے بھیجے لیکن یہ اُمت مورد غضب تھی۔ اسلئے قرآن کریم کو نازل کرکے ان سب باتوں کو بھلا دیا۔ اور ہمیشہ کیلئے علماء کو انکی عقل اور اجتہاد پر چھوڑ دیا۔ اور حضرت موسیٰؑ کی نسبت تو صاف فرمایا و کلم اللہ موسیٰ تکلیما۔ رسلاً مبشرین ومنذرین لئلا یکون للناس علی اللہ حجۃ بعد الرسل۔ وکان اللہ عزیزاً حکیماً۔ یعنی خدا موسیٰ سے ہمکلام ہوا۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسکی تائید اور تصدیق کے لئے رسول بھیجے جو مبشر اور منذر رکھتے - تاکہ لوگوں کی کوئی حجت باقی نہ رہے - اور نبیوں کا سلسلہ گروہ دیکھکر توریت پر دلی صدق سے ایمان لاویں - اور فرمایا ورسلاً قد قصصناھم علیک ورسلا لم نقصصھم علیک یعنی ہم نے بہت سے رسول بھیجے اور بعض کا تو ہم نے ذکر کیا اور بعض کا ذکر نہیں کیا - لیکن دین اسلام کے طالبوں کے لئے وہ انتظام نہ کیا گیا - گویا جو رحمت اور عنایت باری موسیٰؑ کی قوم پر تھی وہ اس اُمّت پر نہیں ہے۔" (ایضاً صفحہ ۴۷)

(۸) "اب جبکہ قرآن شریف کی رُو سے یہی ثابت ہُوا کہ اس اُمّت مرحومہ میں سلسلہ خلافت ائمی کا اسی طور پر اور اسی کی مانند قائم کیا گیا ہے جو حضرت موسیٰؑ کی شریعت میں قائم کیا گیا تھا۔ اور صرف اسقدر لفظی فرق رہا کہ اُسوقت تائید دین عیسوی (یہ سہو کتابت ہے مُراد "موسوی" ہے - خاکسار ناقل) کیلئے نبی آئے تھے اور اب محدّث آتے ہیں - تو اس ثبوت کو اس بات کا ماں لینا مستلزم ہے کہ جیسے حضرت موسیٰؑ کی شریعت کے آخری زمانہ میں ایک نبی جس کا نام عیسیٰ تھا ایسے وقت میں آیا کہ جب یہودیوں کی حالت بکلی بگڑ گئی تھی ایسا ہی اس نبی کے ہمرنگ اور اس زمانہ کے مشابہ ایک محدّث اس اُمّت میں بھی ایسے وقت میں پیدا ہونا ضروری ہے کہ جب یہ اُمّت بھی اسی طور پر بگڑ جائے کہ جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں یہودی بگڑے ہوئے تھے۔" (ایضاً صفحہ ۶۱)

یہ تحریرات حضورؑ کے دعویٰ مسیحیت کے اوائل کے زمانہ کی ہیں - جبکہ حضور اپنا منصب محض محدثیت سمجھتے تھے - اب ذیل میں درمیان کے زمانہ اور آخری زمانہ کی حضورؑ کی تحریرات میں سے فقرا ایک ایک حوالہ اس بارہ میں محض بطور نمونہ پیش کیا جاتا ہے۔

(۹) "اب خلاصہ کلام یہ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السّلام کی انجیل میں یہ دعویٰ نہیں کہ مَیں موسیٰؑ کی مانند بھیجا گیا ہوں اور نہ ایسا دعویٰ وہ کر سکتے تھے - کیونکہ وہ موسوی سلسلہ کے تحت میں اس سلسلہ کے آخری خلیفہ تھے - لہٰذا وہ موسیٰؑ کے مثیل کیونکر ٹھیر سکتے تھے - مثیل تو وہ تھا جس نے موسیٰؑ کی طرح امن بخشا اور سلطنت بخشی اور **شریعت** دی۔"

{تحفہ گولڑویہ طبع دوم صفحہ ۴۹}

(۱۰) "یہ تمام بد قسمتی دھوکہ سے پیدا ہوئی ہے کہ نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کی گئی - نبی کے معنے صرف یہ ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا اور شرف مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو شریعت کا لانا اسکے لئے ضروری نہیں۔ اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۳۸)

ان حوالجات سے ظاہر ہے کہ انبیاءؑ و رسلؑ کی دو قسمیں ہیں۔ شارع اور غیر شارع۔ اور تریاق القلوب والے حوالہ سے ظاہر ہے کہ ہر ایک نبی اور رسول کا انکار کفر نہیں ہے۔ بلکہ صرف ایسے انبیاءؑ کا انکار کفر ہے۔ جو صاحب شریعت ہیں۔ پس یہ بذاتِ خود ایک الگ دائرہ اور جداگانہ اصطلاح ہے۔ اور اس اصطلاح کے رُو سے ایسے انبیاء کا انکار جو غیر شارع ہیں اصل کفر نہیں جو بلا واسطہ ہوتا ہے۔

بعض لوگ جن کی نظر کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ عبارتیں نہیں ہوتیں اس غلط فہمی میں واقع ہوتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صاحب شریعت نبی سمجھتے تھے۔ مگر یہ خیال بالکل غلط ہے۔ حضورؑ نے کبھی اور کہیں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صاحب شریعت نبی نہیں بتایا۔ ہاں یہ حضورؑ نے بیشک ظاہر فرمایا ہے کہ اگر بالفرض وہ اس اُمّت کی اصلاح کے لئے واپس آئیں تو ایسی صورت میں... انہیں صاحب شریعت بھی بننا پڑیگا۔ جیسا کہ حضورؑ نے متعدد مقامات پر بیان فرمایا ہے۔ اور اسی بات کی طرف سراج منیر کے اُس حوالہ میں اشارہ ہے جس میں حضرت عیسیٰؑ کے لئے حقیقی نبی کا لفظ حضورؑ نے استعمال فرمایا ہے (حالانکہ اس سے چند سطریں قبل یہ نام صاحب شریعت نبی کا بتایا ہے) کیونکہ وہاں حضرت عیسیٰؑ کی اس بعثت کا قطعاً کوئی ذکر نہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چھ سو سال قبل ہوئی تھی بلکہ اس فرضی بعثت کا ذکر ہے جو غیر احمدی لوگ انکی طرف منسوب کرتے ہیں۔

غرض تریاق القلوب والے حوالہ میں اس شرعی اصطلاح کفر کا کوئی ذکر نہیں جو مطلق انبیاءؑ کے انکار کی مرادف ہے بلکہ اس کفر کا ذکر ہے جسکی جڑ شریعت کا انکار ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو انبیاءؑ کے انکار پر کوئی انحصار نہیں اگر کوئی شخص شریعت کے کسی اور حصہ کا منکر اور مکذب ہے تو باوجود اس شریعت کو ماننے اور دین کو ماننے کا دعویٰ رکھنے کے بھی ایسا شخص بالواسطہ اس شریعت اور اس شریعت کو لانے والے نبی کا منکر اور عند الشرع کافر ہی شمار ہوگا۔ لیکن اگر وہ منکر اور مکذب نہیں بلکہ صرف تارک عمل ہے تو وہ شرعاً کافر نہیں بلکہ فاسق کہلائیگا۔

اور ایک معیار کفر و اسلام وہ ہے جسکا ذکر ضمنی طور پر اوپر آ بھی چکا ہے جو یہ ہے کہ مسلمان وہی ہے جو تمام اصول ایمان کو ماننے والا ہو یا بلفظ دیگر جو ہر ایک رسول پر ایمان رکھتا ہو کیونکہ جو شخص ہر ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسول پر ایمان رکھتا ہوگا وہ لامحالہ تمام اصول ایمان کا ماننے والا ہوگا۔ اور شریعت کی بناء اسی حکم پر ہے۔ جیسا کہ سورہ نساء کی اس آیت سے ظاہر ہے۔ ان الذین یکفرون باللہ ورسلہ ویریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسلہ ویقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض ویریدون ان یتخذوا بین ذٰلک سبیلاً۔ اولٰئک ھم الکافرون حقاً۔ واعتدنا للکافرین عذاباً مھیناً۔ (ع ۲۱) اور اسی بناء پر حقیقۃ الوحی کے اس زیر بحث حوالہ (ص ۱۷۸-۱۸۱) میں ہر ایک رسول کے منکر کا حکم شریعت کی رو سے کفر بتایا گیا ہے جو ایمان کے مقابل پر اور اسکی ضد ہے اور ایمان کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتا۔

غرض حقیقۃ الوحی کا یہ زیر بحث حوالہ ایک جامع حوالہ ہے جسمیں تریاق القلوب والی بحث بھی آجاتی ہے اور مکتوب بنام ڈاکٹر عبدالحکیم خاں مرتد والے حوالے کا مدعا بھی اسمیں موجود ہے اور اخبار بدر کے مذکورہ بالا حوالہ والی بحث بھی اسکے اندر آئی ہوئی ہے۔ اگر کوئی فرق ہے تو صرف اسقدر ہے کہ تریاق القلوب والے حوالہ میں صاحب شریعت نبی کے بالواسطہ انکار کا صراحت سے کوئی ذکر نہیں ہے، اور نہ ہی غیر تشریعی نبی کے انکار کے حکم کی کوئی اسمیں بحث ہے اور بالمقابل مؤخر الذکر حوالوں میں متفرق طور پر یہ باتیں مذکور ہیں اور حقیقۃ الوحی والا حوالہ ان سب بحثوں کا جامع اور سب پر مشتمل ہے سوائے اسکے کہ غیر نبی اولیاء اللہ کے انکار کی بحث جو تریاق القلوب والے حوالہ میں مذکور ہے وہ اسمیں مذکور نہیں۔ جسکی وجہ صرف یہ ہے تریاق القلوب کی تصنیف کے زمانہ میں حضورؑ اپنے آپ کو نبی نہیں بلکہ غیر نبی اور خدا تعالیٰ کا ایک محض ولی سمجھتے تھے اسلئے حضورؑ نے اپنے انکار کا حکم اسمیں وہی قرار دیا جو ایک ولی اور غیر نبی کے انکار کا ہوتا ہے۔ اور بالمقابل مؤخر الذکر حوالوں کے لکھنے کے وقت چونکہ حضورؑ اپنے آپکو خدا تعالیٰ کے انبیاءؑ میں سے ایک نبی اور رسول یقین کرتے تھے اسلئے آپؑ نے نہ ماننے والوں کا وہی حکم بیان فرمایا جو دوسرے انبیاءؑ کے انکار کا حکم ہے۔ اسلئے مذکورہ بالا حوالوں میں فی الحقیقت کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اور اگر یہ اختلاف ہے تو اسی قسم کا اختلاف ہے جو ذوالیدین والی حدیث میں مذکور ہے کہ پہلے تو ایسے بڑے وثوق کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ نماز چھوٹی کی گئی ہے اور نہ مجھے کوئی سہو ہوا ہے۔ مگر جب حضورؐ کو سہو کا پتہ لگ گیا تو (بظاہر اپنے دعویٰ کے خلاف) حضورؐ نے اس سہو کو تسلیم کر کے نماز کی کمی پوری کر لی۔ اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید۔

تریاق القلوب کے اس حوالہ کی سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مضمون "مسلمان وہی ہے جو خدا کے سب ماموروں کو مانے" میں نہایت لطیف تشریح اور توضیح فرمائی ہے جو درج ذیل ہے:-

"بعض لوگ پیش کرتے ہیں کہ تریاق القلوب میں حضرت صاحبؑ نے لکھا ہے کہ میں اپنے منکرین کو کافر نہیں کہتا بلکہ صرف شرعی نبی کے منکر کافر ہوتے ہیں۔ اور میرے منکرین میں سے صرف وہی کافر ہیں۔ جو مجھے کافر کہکر خود بموجب حدیث کافر ہو جائیں۔ اس لئے خود آپؑ کے مطلع نے یہ فیصلہ کر کے بات صاف کر دی ہے۔ لیکن انکو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ بات خود حضرت صاحبؑ کے سامنے پیش ہو چکی ہے۔ اور اسکے دو جواب حضرت صاحبؑ نے دیئے ہیں۔ چنانچہ حقیقۃ الوحی میں ایک شخص کے اعتراض پر کہ آپؑ نے تریاق القلوب میں صرف اپنے مکفرین کو کافر کہا ہے۔ اور اب سب نہ ماننے والوں کو کہتے ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والوں کو دو قسم کے انسان ٹھیراتے ہیں۔ حالانکہ خدا کے نزدیک دونو ایک ہی قسم کے انسان ہیں۔ اور جو مجھے نہیں مانتا۔ وہ مجھے کافر ہی ٹھیرا کر نہیں مانتا۔ یہاں حضرت صاحبؑ نے اس شخص کو یہ بتایا ہے۔ کہ نہ ماننا اور کافر کہنا ایک ہی چیز ہے۔ اور جو آپکو نہیں مانتا۔ وہ خدا کے نزدیک آپکو کافر ہی جانتا ہے۔ پس تریاق القلوب کے فتویٰ کے بعد کے فتویٰ سے اس طرح تطبیق ہو گئی کہ گو صرف آپکو کافر کہنے والا انسان کافر ہے۔ لیکن چونکہ ایک نبی کو نہ ماننا اور اسے کافر کہنا ایک ہی چیز ہے۔ اسلئے جو کوئی اسے نہیں مانتا۔ وہ اسے خدا کے نزدیک کافر قرار دیتا ہے۔ گو زبانی نہ کہے۔ پس اس طرح کُل نہ ماننے والے مکفّر ہوئے۔ اور کُل مکفّر کافر ہوئے۔ پس تریاق القلوب کا فتویٰ بھی درست رہا۔ اور پھر بھی آپؑ کے نہ ماننے والے شریعت اسلام کی رُو سے کافر ہوئے۔

دوسرا جواب جو آپنے دیا ہے وہ یہ ہے کہ میرے نہ ماننے سے ایک شرعی نبی کا انکار بھی لازم آتا ہے۔ یعنی جبکہ میں رسول اللہ صلعم کی پیشگوئی کے مطابق دنیا میں ظاہر ہُوا ہوں تو جو مجھ کو نہیں مانتا وہ رسول اللہ صلعم کو بھی نہیں مانتا۔ اور آپؑ سے بھی اسے کوئی تعلق نہیں پس چونکہ آپکا انکار اور رسول اللہ صلعم کا انکار لازم و ملزوم ہیں یعنی جس نے آپؑ کا انکار کیا اس نے ایک شرعی نبی کا بھی انکار کیا اسلئے کافر ٹھیرا۔ پس اس صورت میں بھی جو کُل آپؑ کے نہ ماننے والے ہیں کافر ٹھیرے۔ اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہوئے۔

تیسرے یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت صاحبؑ کا کلام قرآن شریف سے ہرگز خلاف نہیں ہوتا ہے۔ اور قرآن شریف میں ایک رسول کو نہ ماننے والے اور دوسروں کو ماننے والے کو کافر قرار دیا گیا ہے۔ اور وہاں کوئی شرعی نبی کی شرط نہیں لگائی گئی بلکہ داؤدؑ و سلیمانؑ اور ہودؑ اور صالحؑ اور مسیح علیہم و علیٰ نبینا السّلام کے منکرین کو بھی کافر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرار دیا گیا ہے اور عقل بھی یہی چاہتی ہے کیونکہ کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ کہ ایک شخص کے صدق میں تردّد کرنے والا تو قابل مواخذہ ہو اور دوسرے کے صدق میں تردّد کرنے والا قابل مواخذہ نہ ہو۔ ہاں کیسے تعجب کی بات ہے کہ شرعی نبی تو الگ۔ ایک معمولی مومن کے انکار سے جسکو ساری عمر میں ایک خواب بھی نہیں آئی تو ایک انسان کافر ہو جاتا ہے۔ اور اسکو مومن نہ جاننے پر قابل مواخذہ ہوتا ہے لیکن ایک نبی کو نبی نہ ماننے والا اس عذر پر کہ وہ نبی کوئی شریعت نہیں لایا۔ کافر نہیں ہوتا ایسا خیال رکھنے والے بتائیں تو سہی کہ کیا وہ مسیحؑ داؤدؑ اور ہودؑ اور یعقوبؑ اور اسحٰقؑ اور لوطؑ کے منکرین کی نسبت کیا فتویٰ دیتے ہیں اور انکے مخالفین کو جو خدا نے کافر کہا ہے تو اسکی کیا تاویل کرتے ہیں۔ پس سوائے اسکے کہ تریاق القلوب کے فتوے کو اس طریق سے حضرت صاحبؑ کے آخری فتووں سے ملایا جاوے۔ جو خود آپؑ ہی نے بتایا ہے اور کوئی راہ نہیں

چوتھے یہ کہ تریاق القلوب میں جو فتویٰ چھپا ہے۔ وہ حضرت صاحبؑ کا اپنا خیال ہے۔ اور دوسرا الہامی ہے چنانچہ عبدالحکیم کے خط میں آپؑ تحریر فرماتے ہیں کہ یہ بات مجھے الہام سے بتائی گئی ہے کہ جو مجھے نہیں مانتا وہ کافر ہے پس یہ فتویٰ بہرحال اس فتوے کا ناسخ ہوگا۔

پانچویں یہ کہ بے شک شروع میں حضرت صاحبؑ کا یہی فتویٰ تھا کہ صرف میرے مکفّرین کافر ہوتے ہیں لیکن لیکن بعد میں اللہ تعالیٰ کی وحی نے اس عقیدہ کو بدل دیا پس نہ صرف یہ کہ یہ فتویٰ الہامی ہے بلکہ بعد کا بھی ہے اور باوجود اس فتویٰ کے اس پہلے فتوے کو لئے جانا ایسا ہی ہے جیسے کوئی مسیحؑ کی وفات کے مقابلہ میں حضرت صاحبؑ کی براہین کی تحریر پیش کرے۔ کہ اسمیں تو لکھا ہے کہ مسیحؑ آسمان سے اُترے گا۔ جیسے وہ شخص حق سے دُور ہے یہ بھی دُور رہے ہے۔

چھٹے یہ کہ اگر حضرت صاحبؑ کا مطلب تریاق القلوب سے وہی ہوتا جو پیش کیا جاتا ہے تو جب حقیقۃ الوحی کے تحریر کرنے کے وقت آپؑ پر اعتراض ہُوا ہے کہ آپؑ اپنے نہ ماننے والے کو جو کافر نہیں کہتا ہے کافر کیوں قرار دیتے ہیں جبکہ تریاق القلوب میں آپنے اسکے خلاف لکھا ہے تو آپ کا جواب یہ ہونا چاہیئے تھا کہ تریاق القلوب کا فتویٰ ہی درست ہے اور دوسرے فتویٰ کے معنی تم غلط سمجھے ہو حالانکہ حضرت صاحبؑ نے دوسرے فتویٰ کے مطلب کو درست قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ تم تریاق القلوب کے معنی نہیں سمجھے۔ اسکے معنی بھی یہی ہیں۔ چنانچہ اسکی تطبیق بھی کر دی جیسا کہ اوپر درج ہے پس کسی کا حق نہیں کہ جس طرح اپنی مرضی ہو اسکے معنی کرتے بلکہ اسکے معنی وہی کرنے پڑینگے جو حقیقۃ الوحی میں درج ہیں اور وہ میں اوپر درج کر آیا ہوں“

(رسالہ تشحیذ الاذہان پرچہ اپریل سلافلہء)

تریاق القلوب کے حوالہ کی بناء پر بعض لوگوں کو یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ اسمیں جس نوٹس پہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد حسین بٹالوی نے اور حضورؑ نے دستخط کیئے تھے اس سے خصوصیت کے ساتھ محمد حسین کی ہتک اور ذلّت کیونکر لازم آتی ہے۔ اور اگر یہ دستخط حضورؑ کے لیئے کسر شان کا موجب اور آپکی اغراض کے منافی نہیں تھے تو بٹالوی صاحب کے حق میں کیوں موجب ہتک تھے۔ سو اسکا جواب یہ ہے۔ کہ اسکا بہت بڑی مشقّت اُٹھا کر کفر کا فتوی حاصل کرنا اور حضورؑ کو کافر ٹھیرانا اور اپنی اس کارروائی کو کسی ذاتی عناد پر نہیں بلکہ مذہب کی بناء پر قرار دینا ثابت کرتا ہے۔ کہ حضورؑ کو کافر ٹھیرانا اس نے اپنے مذہب کا ایک حصہ اور اصل قرار دیا ہوا تھا اور اس بات کو وہ جائز ہی نہیں سمجھتا تھا کہ حضورؑ کو اپنے دل میں کافر سمجھنے پر اور اس خیال کو عوام الناس میں پھیلانے پر اکتفاء کرے۔ پس اگر یہ اس کا مذہبی اصول تھا۔ تو اس نے اس بات کو کیوں چھوڑ دینے کا عہد کر لیا۔ اس کا یہ عہد کرنا ثابت کرتا ہے۔ کہ وہ اسی بات کو اپنے مذہب کا اصول قرار دینے میں بالکل جھوٹا تھا۔ پس یا تو اس نے اپنے مذہبی اصول کو عدالت کی دھمکی سے چھوڑ دیا۔ اور یا پھر وہ اسے اپنا مذہبی اصول بتانے میں جھوٹا تھا۔ اور ان میں سے ہر ایک پہلو پرلے درجے کی ذلّت کا موجب ہے۔ باقی رہا حضرتؑ کا معاملہ سو اس معاہدہ میں یہ کوئی اقرار نہیں تھا کہ مَیں اسے کافر سمجھونگا بھی نہیں۔ بلکہ اقرار صرف یہ تھا کہ پبلک میں اسے اس نام سے نہیں پکارا جائیگا۔ سو چونکہ حضرت کا پہلے کبھی اسے اپنی کسی سابقہ تقریر یا تحریر میں کافر ٹھیرانا محض جوابی طور پر تھا نہ مذہبی اصول کے طور پر۔ اور اسکی بناء اسکی جس کارروائی پر تھی اس نے اپنے ہاتھوں سے قلع قمع کر دیا اس لیئے حضورؑ کا اپنے جوابی طریق کو چھوڑ دینا حضورؑ کے حق میں کسی صورت میں بھی خلاف منشاء اور ہتک عزّت کا موجب نہیں متصوّر ہو سکتا۔

بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اسکا آپکو عام لوگوں میں کافر و کاذب و دجّال کہنے سے رُک جانا اسکی کافر نہ رہنے کا موجب ہو گیا۔ اسلیئے حضورؑ اسے مومن سمجھنے لگ گیئے تھے۔ مگر یہ درست نہیں کیونکہ وہ صرف پبلک میں ایسا مشہور کرنے سے رُکا تھا نہ کہ تکفیر و تکذیب سے۔

اسی طرح بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ تریاق القلوب کے اس حوالہ میں حضورؑ نے اپنی تکذیب کو بھی تکفیر کے حکم میں قرار دیا ہے۔ مگر یہ خیال صحیح نہیں ہے۔ تریاق القلوب سے یہ بات ہرگز نہیں ظاہر ہوتی۔ اور نہ ہی ڈپٹی کمشنر کی غرض ان الفاظ کے رکھنے سے یہ تھی کہ اسکے نزدیک ان میں سے ہر ایک لفظ کا جداگانہ اطلاق حدیث کے مطابق فتوی کفر کے عائد ہونے کا موجب ہوتا تھا بلکہ اسکی غرض فقط یہ تھی کہ کسی فریق کو اشتعال دلانے والی کوئی بات پیدا نہ ہو۔ اور اسی لیئے اس نے قادیان کو کاف سے لکھنا اور بٹالہ کو بطالہ سے تعبیر کرنا بھی ممنوع قرار دیا اور یہ بات کوئی موجب کفر تو تھی ہی نہیں۔ سو اسی طرح اس نے کافر و دجّال اور کاذب کے الفاظ کو ایکدوسرے کیلیئے استعمال کرنے سے بھی کسی فریق کے کافر ہو جانے کے اندیشہ سے نہیں بلکہ محض نقض امن کے اندیشہ سے اس نے روکا تھا اور نہ ماننا پڑیگا کہ محمد حسین جیسے کسی شخص کو کاذب کہنا بھی موجب کفر ہے۔ غرض حضرت اقدسؑ تریاق القلوب کے زمانہ میں محض اپنی تکذیب کو بھی موجب کفر نہیں سمجھتے تھے جیسا کہ محض اپنے انکار کو کفر نہیں سمجھتے تھے۔ واللہ اعلم بالصواب (باقی آئندہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الوہیت مسیح کا رد گیارہ دلائل سے

جہاں ہمارے عیسائی دوستوں نے اپنے اور غیر صحیح عقائد کے اثبات میں بڑی جد و جہد سے کوشش کی ہے وہاں الوہیت مسیح کو ثابت کرنے میں بھی بڑی افراط و تفریط سے کام لیا ہے اور یہ بات ثابت کرنیکی سعی نامعقول کی ہے کہ یسوع مسیح خدا کے بیٹے ہیں اور اسی کے اثبات میں ہزاروں روپے سالانہ خرچ کیے جاتے ہیں اور بیسیوں مشن قائم کر رکھے ہیں اور یہ مسئلہ انکے نزدیک ایک بڑا محکم اور مایہ ناز مسئلہ ہے لیکن حق تو یہ ہے کہ اہلِ انصاف کی نظروں میں عقل و فہم سے دُور بھی یہی مسئلہ ہے۔ ذیل میں ہم بفضلِ خدا چند دلیلیں پیش کرتے ہیں جن کے پڑھنے سے اہلِ انصاف پر عیاں ہو جائیگا کہ کیا یسوع مسیح واقع میں ہی خدا تھے یا عاجز انسان۔ وما توفیقی الا باللہ۔

دلیل اوّل:۔ کسی چیز کی پہچان کا اکمل و اتم طریق یہ ہے کہ اُسی قسم یا اُسی جنس کی اور اشیاء کے صفات و خواص اس شئے پر محمول کریں اگر اس شئے سے وہی افعال و صفات صادر ہوں جو کہ ان اشیاء سے صادر ہوتے ہیں جن کے ہم جنس ہونے کا اسکو دعویٰ ہے تو ہم بلاریب کہدینگے کہ یہ چیز فلاں جنس سے ہے۔ مثلاً کوئی کہے کہ زید پروفیسر ہے جو ایف اے کلاس کو انگلش پڑھا سکتا ہے تو ہم پروفیسری کے اثبات کے لئے اسکے بدن یا رنگ کا ملاحظہ نہیں کرینگے بلکہ اسکو ایف اے کلاس کے طلباء دے دینگے اگر وہ انکو بخوبی طرح پڑھا سکیگا تو بغیر کسی اور شہادت کے ہم یہ کہنے پر مجبور ہونگے کہ زید پروفیسر ہے سو اسی طرح الوہیت مسیح کے اثبات کا آسان طریق یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی بے انتہا اور غیر متناہی افعال و صفات میں سے چند کو لیکر یسوع مسیح پہ چسپان کریں اگر ان پر صادق آئیں تو ہم بغیر شہادت انکے الٰہ ہونیکا اقرار کرینگے اور اگر صفات الٰہی آپ میں مفقود ہیں تو خدائی کا بدرجہ اولیٰ ان سے انکار کرنا پڑیگا۔

(۱) خدا تعالیٰ کی صفت القیوم یعنی خود قائم اور دوسروں کو قائم کرنیوالا ہے مگر جب ہم یسوع مسیح کو دیکھتے ہیں تو ان میں یہ صفت نہیں۔ ملاحظہ ہو متی "تب زبدی کی ماں اپنے بیٹوں کو ساتھ لیکر آئی اور اسے (یسوع مسیح) سجدہ کر کے چاہا کہ کچھ عرض کرے اس (یسوع مسیح) نے اس (عورت) سے کہا تو کیا چاہتی ہے۔ وہ بولی کہ میرے دونو بیٹے تیری بادشاہت میں ایک تیرے دائیں اور بائیں بیٹھیں۔ تب یسوع نے جواب دیا میرے دائیں اور بائیں بیٹھنا میرے اختیار نہیں مگر انکو کہ جنکے لئے میرے باپ نے مقرر کیا"

اس حوالے سے ظاہر ہے کہ یسوع صاحب کس طرح اپنی بے اختیاری اور بیکسی کو واضح کر رہے ہیں سو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ثابت ہُوا۔ کہ یسوع نہ خود قائم اور نہ دوسروں کو قائم کرنیوالا ہے (صغریٰ) اور جسکی یہ حالت ہو وہ انسان ہوتا ہے (کبریٰ) (نتیجہ) مسیح انسان ہے۔

دلیل ثانی:۔ خدا تعالیٰ نیند و اونگھ سے پاک ہے۔ جیسا کہ آتا ہے لا تاخذہ سنۃ ولا نوم کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ سو جائے تو یہ بھی منجملہ اور کمزوریوں کے ایک کمزوری ہے۔ دوسرے اسکے سونے سے یکدم اسکی خدائی میں ایک فتور برپا ہو جائے دیکھو اُستاد لڑکوں سے چند منٹ کے لئے علیحدہ ہو جائے تو لڑکے طرح طرح کی شرارتیں کرتے ہیں شور مچاتے ہیں سو اگر اتنی مخلوق کا مالک اگر ایک منٹ بھی سو جائے تو پتہ نہیں کیا کیا فساد برپا ہوں سو اللہ تعالیٰ نیند سے بالکل پاک ہے مگر یسوع مسیح نہیں۔ متی باب ۸ "ایک دن ایسا ہُوا کہ وہ (یسوع) اور اسکے شاگرد ناؤ پر چڑھے اور اس نے ان سے کہا کہ آؤ جھیل کے پار چلیں تب وہ لے چلے پر جب ناؤ چلی وہ (یسوع) سو گئے اور جھیل پر بڑی آندھی آئی اور ناؤ پانی سے بھرنے لگی اور وہ (یسوع) اس خطرہ سے بیخبر تھے" یہاں سے ظاہر ہے کہ وہ سوئے اور بالکل بیخبر تھے۔ بلا شبہ ہم کہہ سکتے ہیں۔ (صغریٰ) المسیح نائم۔ (کبریٰ) وکل نائم لیس باللہ۔ المسیح لیس باللہ (نتیجہ)

دلیل ثالث:۔ خدا تعالیٰ علیم یعنی امور غیبیہ کو جاننے والا ہے جیسا کہ فرمایا ھو بکل شئی علیم مگر یسوع نہیں ملاحظہ ہو مرقس باب ۱۳ "اس دن اور اس گھڑی کی بابت سوائے باپ کے نہ فرشتے جو آسمان پر ہیں اور نہ بیٹا کوئی نہیں جانتا" صاف ظاہر ہے باقی انسانوں کی طرح اپنی لاعلمی کا اظہار کر رہے ہیں۔ (صغریٰ) یسوع عالم الغیب نہیں ہیں۔ (کبریٰ) اور جو ایسا ہو وہ خدا نہیں۔ (نتیجہ) یسوع خدا نہیں۔

دلیل رابع:۔ خدا تعالیٰ قدوس ہے۔ مگر یسوع صاحب صاف انکار کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔ لوقا ۱۸ "ایک نے آکے ان (یسوع) سے کہا کہ اے نیک اُستاد میں کونسا نیک کام کروں کہ ہمیشہ کی زندگی پاؤں اس (یسوع) نے کہا تو مجھے (یسوع کو) نیک کیوں کہتا ہے۔ نیک تو کوئی نہیں مگر ایک خدا" حضرت ذرا غور فرمائیں کہ یسوع نے کن پُر زور الفاظ سے اپنے پاک ہونے کی نفی کی ہے اگر کوئی کہے کہ یہ انکساری کے طور پہ ہے اور عموماً نیک لوگ ایسے کلمات کہدیا کرتے ہیں جن کے کہنے سے حقیقت میں انکی طہارت تقویٰ کی نفی نہیں ہوتی۔ سو اسکے جواب میں عرض ہے کہ نیک لوگ (ابن آدم) انکساری کے طور پر کہدیا کرتے ہیں نہ کہ ابن اللہ۔ کہیں ایک جگہ تو بتاؤ جہاں خدا تعالیٰ نے بھی اپنے آپکو انکساری کے طور پر ایسا کہا ہو۔ پس ابن اللہ کو ابن آدم پہ قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔ دوسرے لوگ یعنی ابن آدم (بقول عیسائیاں) تو تمام گنہگار ہیں انکی انکساری کیا بلکہ وہ تو سچ سچ کہہ رہے ہیں حدکہ کوئی نیک نہیں مگر ایک خدا" مگر یسوع (ابن اللہ) کا یہ (کوئی نیک نہیں مگر ایک خدا) کہنا کیا معنی رکھتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دلیل خامس:۔ خدا تعالیٰ القادر ہے۔ مگر یسوع صاحب نہیں۔ یوحنا باب ۵ آیت ۳۰ "میں آپ سے کچھ نہیں کر سکتا جیسا میں سنتا ہوں حکم کرتا ہوں اور میری عدالت درست ہے کیونکہ اپنی مرضی کو نہیں پر باپ کی مرضی کو جس نے مجھے بھیجا ہے چاہتا ہوں" دیکھئے جناب کس طرح ہر قسم کے اختیار سے یسوع صاحب دست بردار ہوئے ہیں جس طرح نبی (ابن آدم) اپنی بے بسی کا اظہار کیا کرتے ہیں یسوع ان سے بھی بڑھکر رہے ہیں۔ بلکہ یہاں تک ہوا کہ "اسوقت اس (یسوع) نے اپنے شاگردوں کو حکم دیا کہ کسی کو نہ بتانا کہ یہ مسیح ہے" متی $\frac{16}{20}$

دلیل سادس:۔ خدا تعالیٰ غنی غیر محتاج ہے اور تمام جہانوں کا مالک اور اپنے اختیار رکھنے والا مگر یسوع نہیں "اور نویں گھنٹے یسوع نے بڑی آواز سے چلا کر کہا ایلی ایلی لما سبقتنی اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا" پھر فرمایا "اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے ٹال دے" یہ پُر درد الفاظ صاف بتا رہے ہیں کہ یسوع اوروں کا مالک تو کجا بلکہ اپنی جان کا بھی مالک نہیں اور اسکی حفاظت کے لئے بھی غیر کا محتاج ہے اسے اپنی جان کے بچانے پر بھی قدرت نہیں مگر خدا ایسے کمزور اور محتاج وجود کا نام نہیں ہو سکتا۔ تو ایسا خدا عیسائی دوستوں کو مبارک ہو ہمیں ایسے خدا کی ضرورت نہیں۔

ایک اعتراض اور اسکا رد بعض پادری صاحبان جاہل لوگوں کو مغالطہ دینے کے لئے کہدیا کرتے ہیں کہ انجیل میں یسوع کو بیٹے کے نام سے پکارا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ خدا تھے سو یاد رہے کہ بائیبل میں صرف یسوع کو ہی اس نام سے نہیں یاد کیا گیا بلکہ اور بھی بہت سے ہیں جنکو پلوٹھا تک کہا گیا ہے ملاحظہ ہو زبور نمبر ۲ آیت ۷ "خداوند نے میرے حق میں فرمایا کہ تو میرا بیٹا ہے میں آج کے دن تیرا باپ ہوا اور داؤد میرا پلوٹھا بیٹا ہوگا" "اسرائیل خدا کا پلوٹھا بیٹا ہے۔ ابراہیم میرا پلوٹھا بیٹا ہے" یرمیاہ $\frac{31}{9}$ "جتنے روح خدا کی ہدایت پر چلتے ہیں خدا کے فرزند ہیں اور خلقت کمال آرزو سے خدا کے فرزندوں کے ظاہر ہونیکی راہ کو تکتی ہے" رومیوں $\frac{8}{14}$ (۲) "سلیمان خدا کا بیٹا ہے" تواریخ $\frac{22}{9-10}$ پس بیٹا کا لفظ لیکر یسوع کی خدائی ثابت کرنا فرزندانِ انصاف کی نظروں میں کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔

(دلائل عقلی):۔

ساتویں دلیل:۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ انبیاء کرامؑ (جو کہ بقول عیسائی صاحبان گنہگار ہیں) جو کہ ابن آدم ہوتے ہیں انکی قوت قدسیہ لوگوں کے دلوں میں ایک جادو کا اثر رکھتی ہے اور تھوڑے ہی عرصہ میں ایک بیّن فرق ظاہر کر دیتی ہے مثلاً حضرت رسول کریمؐ کو ہی دیکھو آپ ایک ایسی قوم میں آئے جو کہ جہالت میں حیوانوں سے بھی بڑھکر تھی اور قتل و غارت اور نافرمانی انمیں قومی فخر تھا کسی مطیع ہونا انپر موت سے زیادہ شاق گذرتا تھا۔ لیکن جب وہ لوگ حضرت رسول مقبولؐ پر ایمان لے آئے تو ایسے مطیع ہو گئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ انہوں نے اپنی جانیں، اولادیں اور مال سب کچھ آپکی اطاعت میں قربان کر دیا بلکہ انکو یہ فخر تھا کہ حضورؐ کے حکم کے ماتحت ان کی جانیں جائیں اگر انکو کسی چیز کی حفاظت مدِ نظر تھی یا کوئی چیز زیادہ عزیز تھی تو آپؐ کا وجود مبارک ہی تھا صحابہ کرامؓ کی محبّت کا اندازہ آپ ان شعروں سے لگا سکتے ہیں جو کہ حضرت حسان بن ثابت نے حضورؐ کی وفات پر کہے۔

كنت السواد لناظرى ٭ فعمى عليك الناظرُ

مَن شاء بعدك فليمت ٭ فعليك كنتُ احاذرُ

یعنی تُو تو میری آنکھ کی پُتلی تھا تیرے مرنے سے میری آنکھ اندھی ہو گئی اب تیرے بعد جو چاہے مرے مجھے تو تیرے ہی مرنے کا خوف تھا۔

صاحبان! ذرا غور فرمائیں اگر صحابہ کرامؓ پر کسی چیز کا مفقود ہونا باعث تلافی نہ تھا تو وہ حضور انورؐ کا پاک وجود ہی تھا۔ پھر یہ ایک نہیں، دو نہیں بلکہ ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں ایسے محب آپؐ کے پائے گئے اور پائے جاتے ہیں مگر جناب یسوع جو کہ ابن اللہ ہیں انکی قُوّت قدسیہ کا اثر دیکھیئے کہ پہلے تو آپ پر صرف بارہ آدمی ایمان لائے پھر انہی میں سے اسقریوطی بھی نکلا جسے آپنے بہشت کی کُنجیاں بھی دیدی تھیں انہوں نے تیس روپے یہودیوں سے لیکر انکو پکڑوا دیا متی $\frac{۲۶}{۱۶}$ ۔ دوسرے شاگرد انکے پطرس تھے یسوع کو پکڑنے کے بعد انکو پوچھا گیا کہ تو بھی مسیح کا ساتھی ہے تو پطرس نے تین بار لعنت کر کے کہا میں اس (یسوع) شخص کو نہیں پہچانتا" مرقس $\frac{۱۴}{۷۱ تا ۷۲}$ ۔ اسی طرح باقی دس بھی ایک منٹ کے لئے وہاں نہ ٹھیر سکے ہر ایک نے انکے پکڑے جانے پر اپنی اپنی راہ لی۔

ادھر دیکھو ایک ابن آدم جو کہ (بقول ان عیسائی دوستوں کے) گنہگار تھا (نعوذ باللہ) انکی قُوّت قدسیہ کا یہ حال کہ وحشی قوم کو ایسا باخدا انسان بنایا کہ جسکی نظیر نہیں ملتی اور وفاداری کی وہ روح انمیں پھونکی کہ اپنی جانیں قربان کرنی انکے لئے باعث فخر تھیں۔ مگر ابن اللہ کی یہ حالت کہ بارہ ۱۲ آدمی ایمان لائے اور وہی انکی مصائب و تکالیف کا باعث ہوئے اور پھانسی اور موت تک نوبت پہنچائی اور ایک بھی وفادار ساتھی نہ نکلا۔ اگر کوئی کہے کہ ہدایت دینا خدا کے اختیار میں ہے جسے چاہے دے جسے چاہے نہ دے تو ہم کہتے ہیں کہ جب باپ سارے جہان کو ہدایت دینے پر قادر ہے تو بیٹا ایک آدمی پر بھی کیوں قادر نہیں باوجود اتنی جدوجہد کے ایک آدمی میں بھی سچّی وفاداری پیدا نہ کر سکا اب ایسی نازک حالت میں دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو مسیح خدا کا بیٹا نہیں لیکن اگر ہے تو اس خدا کا بیٹا نہیں جو زمین و آسمان کا مالک اور قادر مطلق خدا ہے

آٹھویں دلیل:۔ ہم پوچھتے ہیں بیٹا پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کے لئے کمال کی نشانی ہے یا نقص کی؟ اگر کہو کہ کمال کی تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم پوچھتے ہیں کہ یسوع کی پیدائش تک کیا خدا غیر مکمل اور ادھورا ہی رہا؟ سو ایسا وجود خدا کہلانے کا حقدار نہیں جو ہزاروں سال تک اپنی تکمیل کا محتاج ہی رہے دوسرے بعد میں اسکو یہ تدبیر خود سوجھی یا کسی غیر نے بتائی اگر غیر سے حاصل ہوئی تو وہ غیر کا محتاج ہوا اور محتاج خدا نہیں ہو سکتا اگر کہو کہ خود سوجھی تو پھر اسکا علم حضوری نہ ہوا بلکہ حصولی ہوا جو ایک مدت کے بعد بھی حاصل ہوتا رہا دوسرے ہو سکتا ہے کسی آئندہ زمانے میں ایسا نقص وانہدام کا عادی خدا کوئی اور تجویز سوچ لے سو یاد رہے ایسا متردد وجود بھی خدا نہیں ہو سکتا لیکن ایسا ناقص وجود خدا بننے کی آرزو بھی کرے تو ایسے خدا کی دنیا کو کوئی ضرورت نہیں۔

نویں دلیل:- اولاد پکڑنا اعلیٰ ہونیکی نشانی ہے یا نقص ہونیکی۔ اگر اعلیٰ ہونیکی۔ تو بعض انسانوں کے دس سے بھی زیادہ بچے ہوتے ہیں وہ کیوں خدا نہیں ہوئے۔ اگر نقص کی نشانی تو خدا کی طرف کوئی نقص منسوب نہیں ہو سکتا دوسرے جب پہلے اتنے لاانتہا زمانوں میں خدا تعالیٰ کا کام بغیر بیٹے کے چلتا رہا تو پھر کونسی اسکو مشکل پیش آئی کہ اس نے بیٹا بنایا۔ کیا اس مصیبت کے ازالے کی کوئی اور صورت نہ تھی اگر نہیں تو کیوں نہیں؟ اور کیا ایسے مشکلات اس خدا کو پہلے کبھی پیش آئے تھے یا نہیں اگر آئے تو انہیں بھی بیٹے بناتا رہا یا نہیں اگر نہیں تو کیوں نہیں؟

دسویں دلیل:- علم منطق میں ایک قاعدہ استقرا کا ہے۔ وہ یہ ہوتا ہے کہ اکثر جزئیات پر ایک حکم لگائیں جب اُسپر صادق آجائے تو پھر کلیہ کا حکم لگالیں مثلاً انسان متحرک ہے چارپائے اور وحشی جانور بھی چلتے پھرتے ہیں پرندے بھی حرکت کرتے ہیں اب ہم کہتے ہیں کُل حیوان متحرک یعنی تمام حیوان متحرک ہیں۔ اب ہم دیکھتے ہیں سوائے اللہ تعالیٰ واجب الوجود کے تمام مخلوق ممکن الوجود ہے۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ انسان اولاد پکڑتا ہے چارپائے درندے بھی اپنی اولاد پکڑتے ہیں اسی طرح پرندے بھی۔ اب ہم کہ سکتے ہیں کہ جو شئے بھی اولاد پکڑے وہ ممکن الوجود ہوگی۔ اب ہم ایک قضیہ بتاتے ہیں۔ صغریٰ: اللہُ صاحب الولد۔ (بقول عیسائی) (کبریٰ) وکل من یتخذ ولداً ھو ممکن الوجود۔

نتیجہ اللہُ ممکن الوجود:- یہ بالبداہت محال ہے اسکے خلاف اجماع ہے کہ ذات باری واجب الوجود ہے پس محال کا مستلزم بھی محال ہوتا ہے سو اسکا مستلزم خدا کا صاحب اولاد ہونا بھی محال ہے۔ اگر کوئی کہے کہ فرشتے اولاد نہیں پکڑتے کیا وہ بھی واجب الوجود ہیں یاد رہے یہاں زیر بحث تو وہ ہیں جو اولاد پکڑتے ہیں وہ تمام کے تمام ممکن الوجود ہیں یہاں کلیہ کا حکم تو انپر لگا ہے جو کہ اولاد پکڑتے ہیں وہ ممکن الوجود ہیں۔ دوم فرشتے ایک ایسی مخلوق ہے جنکی ماہیت میں اطاعتِ الٰہی بھری ہوئی ہے وہ بدی کر سکتے ہی نہیں وہ محض فرمانبرداری ہی کر سکتے ہیں اور وہ اپنے اختیار سے کچھ نہیں کر سکتے سو انکو خدا تعالیٰ یا انسان پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔

گیارھویں دلیل:- یسوع کے خدا ہونے کی چار ہی صورتیں ہیں اور کوئی نہیں۔ (۱) یسوع صاحب بوقت پیدائش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہی خدا تھے (۲) یا جوانی کی عمر میں خدا ہوئے (۳) صلیب کے وقت یا بعد میں (۴) وہ محض خدا نہیں بلکہ خدائی اور انسانی وجود سے مرکب اور اس مجموعہ کا نام مسیح تھا۔

پہلی کا ابطال:۔ خدا تعالیٰ ایک غیر محدود ہستی ہے اور اسکو جسمانی آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں مگر یسوع مسیح اپنی والدہ کے پیٹ میں وقت مقررہ تک رہے جو کہ محدود تھا سو غیر محدود کا محدود میں رہنا محال ہے۔ دوسرے بعد پیدائش انکو لوگوں نے دیکھا لیکن خدا تعالیٰ نظر نہیں آیا کرتا۔

دوسری کا ابطال:۔ اگر وہ حالت جوانی میں خدا ہوتے تو اسقریوطی انکو یہود کے ہاتھ نہ پکڑوا سکتا اور نہ یہودی (انسان) یسوع کے پکڑنے (خدا) پر قادر ہو سکتے آجتک یہ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ بکری شیر یا چیتے کو پکڑلے تو یہ تو بدرجۂ اولیٰ محال ہے کہ ایک عاجز انسان خدا کو پکڑلے۔

تیسری حالت کا ابطال:۔ اگر یسوع صلیب کے وقت یا بعد میں خدا ہوتا تو یہودی عاجز انسان اسکو صلیب دینے پر قادر نہ ہوسکتے اگر بعد میں خدا ہوتے تو (بقول انجیل) انپر موت وارد نہ ہوتی کیونکہ خدا تعالیٰ موت سے پاک ہے۔

چوتھی حالت کا ردّ:۔ اگر انکا جسم انسانی اور خدائی دو نو وجودوں سے مرکب تھا تو ہم کہتے ہیں کہ خدا کسی چادر یا پاجامہ کا نام تو نہیں کہ پہن لیا اور خدا ہو گئے یا کسی بیماری کا نام بھی نہیں کہ باقی بیماریوں کی طرح جسم انسانی میں حلول کر جائے۔

دوسری شق:۔ اگر خدائی وجود ان میں اور اللہ تعالیٰ میں شریک تھا تو کیا بوقت صلیب جبکہ یسوع صاحب زخمی تھے اور سخت بے چینی اور گھبراہٹ میں تھے اور پکار رہے تھے "اگر ہوسکے تو یہ پیالہ مجھ سے ٹال" کیا اسوقت خدا تعالیٰ کے بھی زخم لگے تھے اور وہ یسوع کی طرح درد سے بے چین تھا۔

عیسائی دوستو! الوہیت مسیحؑ کی ایک ایسی الٹی کل ہے جو کسی طرح بھی سیدھی نہیں بیٹھتی غور و خوض کے بعد آخر عقل یہی فیصلہ دیتی ہے کہ یسوع مسیح ایک عاجز انسان تھے اور اس سے زیادہ نہیں کہ خدا کے مقرب تھے۔

معارف القرآن	۸ر	الاستخلاف	۴ر	کمالات احمدیہ	۶ر
مقصد مذہب	۳ر	التشریح الصحیح	۶ر	مباحثہ سرگودہ	۶ر
پیغام حق	۲ر	مجمع البحرین	۴ر	اسلامی قادر مطلق خدا اور آرین سرو شکتیمان	۳ر

تشحیذ الاذہان کے مکمل فائل ۱۹۱۲ء سے ۱۹۲۰ء تک بیس روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اقوال ائمہ مذاہب

امام ابوحنیفہ رح :- امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد شاہ ولی اللہ صاحب رح نے حجۃ اللہ میں ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے :-

لا ینبغی لمن لم یعرف دلیلی ان یفتی بکلامی وکان اذا افتی رضی اللہ عنہ یقول ھذا رای النعمان بن ثابت یعنی نفسہ وھو احسن ماقدرنا علیہ فمن جاء باحسن منہ فھو اولیٰ بالصواب -

جسکو میرے قول کی دلیل معلوم نہ ہو اسکو میرے قول کے ساتھ استدلال کرکے فتویٰ دینے کی اجازت نہیں، اور امام ممدوح رضی اللہ عنہ جب کبھی فتویٰ دیتے تو فرماتے "یہ نعمان بن ثابت کی" یعنی میری رائے ہے اور یہ ہماری قدرت اور پہونچ میں صحیح ترین چیز ہے، جو شخص اس سے بہتر اور درست لے آئے تو وہی اولیٰ بالصواب ہے۔

امام مالک رح :- حافظ ابن عبدالبر امام مالک رضی اللہ عنہ کا قول کتاب العلم میں یوں بالسند ذکر کرتے ہیں :-

انما انا بشر اخطئ واصیب فانظروا فی رائی فکل ما وافق الکتاب والسنّۃ فخذوہ وکل مالم یوافق الکتاب والسنّۃ فاترکوہ -

مَیں انسان ہوں مجھ سے غلطی بھی ہوتی ہے اور صواب بھی، میری ہر رائے کو دیکھو جو کتاب و سُنّت کے موافق ہو اسکو لے لو اور جو کتاب و سُنّت کے مخالف ہو اسکو چھوڑ دو،

امام شافعی رح :- شاہ ولی اللہ صاحب حجۃ اللہ البالغہ میں امام شافعی رضی اللہ عنہ کے اقوال اتباع کتاب و سُنّت کے متعلق ذکر کرکے فرماتے ہیں :-

وقال یوما للمزنی یا ابراھیم لا تقلدنی فی کل ما اقول وانظر فی ذالک لنفسک فانہ دین -

ایک دن اپنے شاگرد مزنی سے کہا کہ ہر بات میں میری اندھا دھند تقلید نہ کر یہ دین کا معاملہ ہے، اسمیں اپنے لئے نظر و فکر سے کام لے۔

امام احمد رح :- امام احمد رضی اللہ عنہ کا قول بھی شاہ صاحب نے حجۃ اللہ صفحہ ۱۳۶ میں نقل کیا ہے۔ کہ انہوں نے ایک شخص سے کہا :-

لا تقلدنی ولا تقلدن مالکا ولا الاوزاعی ولا النخعی ولا غیرھم وخذ الاحکام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

من حیث اخذوا من الکتاب والسنّۃ

نہ میری تقلید کر نہ مالک کی نہ اوزاعی اور نخعی کی اور نہ کسی دوسرے کی بلکہ کتاب و سُنّت کے جس سرچشمہ سے اُنہوں نے مسائل حاصل کیئے ہیں تُو بھی وہیں سے لے،

ہستی باری تعالیٰ

(۱) **دلیل** - بڑے بڑے سائنسدان جتنے بھی گذرے ہیں سب خدا کے قائل تھے - رینی ڈیکارٹ[۱] یورپ کا مشہور فلاسفر لِمّی دلیلوں سے خدا کا ہونا ثابت کیا - سینٹ اگسٹائن[۲] مشہور فاضل الٰہیات - ایرسٹن[۳] افلاطون ابن اوسطن یونان کا مشہور فلاسفر سب سے پہلے خدا کی ہستی پر دلیل قائم کی - اسکو افلاطون الٰہی بھی کہتے ہیں - ابن مسلم[۴] یورپ کا زبردست متکلم فلسفی فاضل الٰہیات - مسیحی علم کلام کا بانی ہے لِمّی دلیل سے اثبات کیا - اسکی دلیل بہت مشہور ہے - ارسطو[۵] - یونان کا مشہور فلسفی منطق کا موجد اس نے حرکت سے خدا کی ہستی پر استدلال کیا - اسپنوازا[۶] یہ بھی یورپ کا مشہور فلاسفر لِمّی دلیل سے اثباتِ واجب تعالیٰ کیا - اسکو حکیم کے لقب سے پکارا جاتا ہے - کینٹ[۷] جرمنی کا مشہور فلاسفر اٹھارھویں صدی کا سب سے بڑا فلسفی - اخلاقی دلیل سے خدا کی ہستی کا اثبات کیا - کڈورتھ[۸] اپنے زمانہ کا فاضل ترین انگریز تھا اس سے زیادہ فلسفہ یونانی سے واقف کوئی شخص نہ تھا - خدا کی ہستی پر ایک بے نظیر کتاب لکھی ہے - کلارک[۹] زبردست فاضل الٰہیات بے مثل منطقی - بڑا فلسفی تھا - مذہب اور فلسفہ دونو میں یکتا تھا اس نے خدا کی ہستی پر ایک عدیم المثال کتاب لکھی ہے - فائڈو[۱۰] - کیمبل[۱۱] - لوبین[۱۲] - ہملٹن[۱۳] - یہ سب فاضل الٰہیات گذرے ہیں جنہوں نے بدلائل عقلیہ خدا کا اثبات کیا ہے اور دہریوں سے مقابلہ کیا ہے۔

خدا کی ہستی کا ثبوت لینا ہو تو انبیاء علیہم السّلام کے پاس جانا چاہیئے نہ سائنسدانوں کے پاس ہم ان سے یہ سوال کر سکتے ہیں کہ بارش کا کیا سبب ہے سورج کی روشنی ہم تک کس طرح پہنچتی ہے - عربی سیکھنے کے لئے عربی دان کے پاس جاؤ - پہلی زندگی کا سائنسدان ابھی تک پتہ نہیں لگا سکے - کہ وہ کس طرح ہوئی -

(۲) **دلیل** - دنیا میں شہادت کا عام قاعدہ ہے کہ مشاہدہ کرنیوالے کو شہادت کے وقت ترجیح دیجاتی ہے اور اسکی بات کو قبول کیا جاتا ہے قیاس کرنیوالے کو ترجیح نہیں دیجاتی -

(۳) **دلیل** :- دنیا کے ہر ملک میں ایسے لوگ ہوئے ہیں کہ جنہوں نے کہا کہ خدا ہم سے ہمکلام ہوتا ہے - دنیا کے مختلف لوگوں کا مختلف زمانوں میں خدا کی ہستی کا قائل ہونا اور اتفاق کرنا خدا کی ہستی کا بہت بڑا ثبوت ہے - انکا آپسمیں ملنا جلنا بھی جبکہ ثابت نہیں اور پھر وہ ہیں بھی نیک برگزیدہ لوگ جنکا تمام جہان معتقد ہے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اپنا بزرگ مانتا ہے۔

(۴) دلیل - دنیا میں عجز کا ہونا ثبوت ہے اس بات کا کہ کوئی قادر ہستی ہے۔ قدرت نہ ہوتی تو عجز کیسے معلوم ہوتا جیسے کہ فقر ہے تو لازماً غنیٰ بھی ہے۔ علم ہے تو جہالت بھی ہے ورنہ جہالت کا کیسے پتہ لگتا۔ جہل علم کے نہ ہونیکا نام ہے۔ اگر ہستی نہ ہوتی تو نیستی کا بھی پتہ نہ چلتا۔

(۵) دلیل - دنیا کی تمام چیزیں ایک انتظام اور محکم ترتیب کے ماتحت ہیں ایک ادنیٰ نافرمانی بھی نہیں کرسکتیں حتیٰ کہ انسان بھی موت۔ نیند وغیرہ حالات سے مجبور ہے۔ یعنی بعض حالتوں میں انسان مجبور اور محکوم ہے۔ یہ محکومیت ایک حاکم کا پتہ دیتی ہے کیونکہ احتیاج ممکنات کے لوازم ذاتی میں سے ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ ایک غنی بالذات ہے۔ جس طرح کہ مریض کے ہونے سے تندرست ہونا بھی ثابت ہوتا ہے اگر تندرست نہ ہوتا تو مریض کا پتہ نہ لگتا۔

(۶) دلیل - عالم کائنات میں چھوٹی چھوٹی چیزیں اپنے بنانیوالے کا پتہ دیتی ہیں مثلاً روٹی اس بات کی دلیل ہے کہ اسکا کوئی بنانیوالا ہے پس جب چھوٹی چھوٹی چیزوں کی حالت میں ایک ادنیٰ تبدیلی تو یہ ثابت کرتی ہے کہ اسکا کوئی بنانیوالا ہے۔ تو کیا یہ لا انتہا عظیم الشان عالم ہستی خود بخود وجود پذیر ہوگیا۔ (کوکب ہند)

(۷) دلیل - اشیاء کے قانون کے مطابق مادہ میں شعور نہیں یعنی کوئی چیز خود بخود حرکت نہیں کرسکتی اس لئے ایک محرک اور مدبر ہستی کو ماننا پڑتا ہے۔

(۸) دلیل - علتیں دو قسم کی ہیں ایک ایسی جو اپنی ذات میں قائم ہے اور ایک ایسی جو معلول ہے کسی دوسری علت کی۔ یہ علت و معلول کا سلسلہ ایک جگہ جاکر ختم ہوجاتا ہے۔ غیر متناہی نہیں کوئی اسکا قائل نہیں پس جو آخری علت ہے وہی خدا ہے وان الیٰ ربک المنتھیٰ۔

(۹) دلیل - ہر چیز کے مناسب حال دوسری چیزیں پیدا کی گئی ہیں یعنی ایسا نہیں کہ ایک چیز دوسری چیز کو چاہتی ہو اور وہ چیز موجود نہ ہو۔ پس مخلوقات میں تفاوت اور فتور کا نہ ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ اس کائنات کا ایک مدبر اور منتظم ہے ما تریٰ فی خلق الرحمان الخ تفاوت فوت سے باب تفاعل کا مصدر ہے اسکے معنی ہیں رہجانا۔ بھول جانا۔ چوک جانا۔

(۱۰) دلیل - آکسیجن کے خواص یہ ہیں کہ اسکا کوئی رنگ - بو - ذائقہ نہیں ہوتا - اثرات سے معلوم ہوتی ہے یہی حال

وفی کل شئ له اية - تدل علےٰ انه واحد

جہانِ فانی کے جتنے ذرے یہ اتنی شکلوں میں جلوہ گر ہیں ✣ خدا کی ہستی کے سب ہیں شاہد اور اپنی ہستی سے بیخبر ہیں

دہری نے کیا دہر سے تعبیر تجھے ✣ انکار کسی سے بن نہ آیا تیرا

(حافظ سلیم احمد خاں متعلم جامعہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابطال تناسخ

(۱) خدا کی شان اس سے بلند تر ہے کہ وہ اپنے سچے پرستاروں کو ایک مرتبہ اپنی قرب و محبت کی عزت دیکر پھر کُتے بلے بنادے اور کیڑے مکوڑوں کی جونوں میں ڈالے۔ (چشمہ معرفت صلا۴۴)

(۲) جُونوں کی مختلف صورتیں چاہتی ہیں کہ گنہگار بھی مختلف صورتوں کے ہوں.... یعنی جسقدر دنیا میں جاندار کیڑے مکوڑے پائے جاتے ہیں اُسی قدر گناہ بھی ہوں" اور یہ ظاہر ہے کہ تمام سطح زمین اور فضا اور سمندر یعنی مختلف جانداروں اور کیڑے مکوڑوں سے بھرا ہُوا ہے پس اگر یہ سچ ہے کہ اسی قدر گناہ بھی ہیں جنکی وجہ سے یہ مختلف حالتوں کے جاندار زمین پر نظر آتے ہیں تو آریہ صاحبوں کا یہ فرض ہے کہ وید میں سے نکال کر اُنکے گناہوں کی ایک فہرست ہمیں دیویں تا ہم مقابلہ کرکے دیکھ لیں کہ جسقدر زمین پر اور سمندر میں اور آسمان کی فضا میں اور زمین کے اندر جانور اور کیڑے مکوڑے پائے جاتے ہیں کیا اسی کے موافق ٹھیک ٹھیک تعداد گناہوں کی وید میں لکھی گئی ہے کیونکہ اگر یہ فہرست گناہوں کی اُن تمام جانوروں کی تعداد کے برابر نہیں ہوگی تو اس صورت میں ہمیں تناسخ اور نیز وید کے باطل ٹھیرانے کے لئے کسی اور دلیل کی حاجت نہیں ہوگی۔ (چشمہ معرفت صفحہ ۴۵)

(۳) اس جگہ منصفین کے لئے یہ بات بھی سوچنے کے لائق ہے کہ گناہ تو صرف ایک ذرّہ تھا پھر اسکی سزا میں انسانوں کو بڑے بڑے گناہوں کی سزا کے موافق کُتے بلّیاں بنانا اور مختلف طور کی جُونوں میں ڈالنا یہ کس قسم کا انصاف ہے؟ اور پھر یہ بھی سوچو کہ وہ گناہ جو صرف ایک ذرّہ کے مقدار تھا اُسکی سزا میں بعض کے لئے بڑی سزائیں اور بعض کیلئے چھوٹی سزائیں کیونکر تجویز کی گئیں یعنی اسی ایک ذرّہ گناہ کی وجہ سے ایک گروہ کو تو مُکتی خانہ سے نکال کر انسان کی جُون میں ڈالا گیا۔ مگر پھر بھی بعض کو مرد اور بعض کو عورت بنایا اور پھر اسی ایک ذرّہ گناہ کی وجہ سے دوسرے گروہ کو کُتے اور تیسرے کو سؤر اور چوتھے کو بندر بنایا گیا۔ حالانکہ گناہ صرف ایک ذرّہ تھا۔ اوّل تو ایک ذرّہ گناہ چیز ہی کیا تھا کہ اسکی وجہ سے انسان کو کسی جون میں ڈالا جاتا۔ کیونکہ اگر پرمیشر کی نظر میں وہ گناہ قابل بیزاری تھا تو باوجود ایسے گناہ کے کیوں پرمیشر لوگوں کو مُکتی خانہ میں داخل کرتا۔ کیا وہ گناہ بھی کچھ وزن رکھتا ہے جو مُکتی دینے کے وقت نظر انداز کیا گیا تھا اور اگر ایسی بیرحمی منظور تھی تو صرف ایک ذرّہ گناہ سے ایک ہی جُون میں ڈالنا چاہیئے تھا تا کسی کی رعایت نہ ہو۔

تمام لوگ جو مُکتی خانے سے نکالے جاتے ہیں گناہ تو سب کا برابر ہوتا ہے کم و بیش نہیں ہوتا یعنی صرف ایک ذرّہ مگر جُونیں برابر درجہ کی نہیں ہوتیں اسی گناہ سے مرد بنایا جاتا ہے اور اسی سے عورت اور اسی سے بندر اور اُسی گناہ سے نجاست کا کیڑا کیا کوئی سمجھ سکتا ہے کہ وید کی یہ فلاسفی کس قسم کی ہے کیا اب بھی پرمیشر کا نام نیاکار اور مُنصف رکھو گے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۴) وید کی تعلیم تناسخ یعنی جُونوں کے متعلق یہ ہے کہ ہر ایک گناہ ایک خاص جون کو چاہتا ہے کیونکہ پرمیشر تو گناہوں کی سزا میں اپنے ارادہ کا کچھ دخل ہی نہیں دیتا اور ہر ایک گنہگار جو اپنے گناہ کی وجہ سے کسی خاص جُون کو چاہتا ہے وہی جُون پرمیشر اسکو دیدیتا ہے۔ پس اس صورت میں لازم آتا ہے کہ سطح زمین پر جسقدر پرند چرند درند خزند اور کیڑے مکوڑے ہیں اسی قدر انسان کے گناہ بھی ہوں مگر وید نے کوئی اسقدر لمبی چوڑی فہرست گناہوں کی پیش نہیں کی۔ (چشمۂ معرفت صفحہ ۵)

(۵) کیونکر شناخت کیا جائے کہ پرمیشر موجود بھی ہے اور یہ کہنا کہ پرمیشر روحوں اور جسموں کو باہم ملاتا ہے یہ قول کوئی دلیل نہیں جو روحیں اور ذرات خود بخود ہیں وہ خود بخود مل بھی سکتی ہیں" اگر پیدا کرنا خود بخود ہو سکتا ہے تو جوڑنا اور ملانا تو اس سے کئی درجہ آسان ہے اور یہ تو بدرجہ اولیٰ خود بخود جُڑ اور مل سکتے ہیں۔ پس خدا کی خدائی کا کوئی ثبوت نہ ہُوا

(۶) تمام مُکتی پانیوالوں کا ایک ہی وقت میں مُکتی خانہ سے نکالنا ایک عجیب بات ہے جو سمجھ میں نہیں آتی کیونکہ جب مُکتی پانیوالے مختلف زمانوں میں زمین سے انتقال کرکے مُکتی خانہ میں داخل کیئے جاتے ہیں تو چونکہ مُکتی کا زمانہ محدود ہے اسلیئے یہ اعتراض لازم آتا ہے کہ ان مختلف زمانوں کے لوگوں کو ایک ہی دفعہ مُکتی خانہ سے باہر نکالنا بے انصافی ہوگی۔ بلکہ یہ لازم آتا ہے کہ جیل کے قیدیوں کی طرح جس مُکتی یافتہ کی میعاد پوری ہو جائے اُسکو فی الفور نکالدیا جاوے اور وہ دوسرا جسکی میعاد ابھی پوری نہیں ہوئی اُسکو میعاد کے پورے ہونے تک مُکتی خانہ میں رکھا جاوے۔

(۷) زمین کی آبادی صرف ربع مسکون ہے جو نہایت قلیل آبادی ہے ایسی صورت میں جبکہ وہ لوگ جو ایک مقررہ مدت کے بعد مُکتی خانہ سے نکالے جاتے ہیں اور شمار میں زمین سے ہزارہا حصّہ زیادہ ہوتے ہیں اُنکی اس زمین پر کیونکر گنجائش ہو سکتی ہے کیونکہ جو لوگ مُکتی خانہ سے باہر نکالے جاتے ہیں وہ صرف ایک صدی کے لوگ نہیں ہوتے بلکہ بموجب اصول قرار دادہ آریہ صاحبوں کے کروڑہا صدیوں کے آدمی ہوتے ہیں پس وہ زمین جسکی سطح پر صرف ایک صدی کے آدمی بمشکل آباد ہیں اُسپر کروڑہا صدیوں کے آدمی کیونکر سما سکتے ہیں۔

جاننا چاہیئے کہ دلیل دو قسم کی ہوتی ہے ایک لمّی اور ایک اِنّی۔ لمّی دلیل اسکو کہتے ہیں کہ دلیل سے مدلول کا پتہ لگالیں جیسا کہ ہم نے ایک جگہ دھواں دیکھا تو اس سے ہم نے آگ کا پتہ لگالیا۔ اور دوسری دلیل کی قسم اِنّی ہے اور اِنّی اُسکو کہتے ہیں کہ مدلول سے ہم دلیل کی طرف انتقال کریں جیسا کہ ہم نے ایک شخص کو شدید تپ میں مبتلا پایا تو ہمیں یقین ہُوا کہ اس میں ایک تیز صفرا موجود ہے جس سے تپ چڑھ گیا (چشمۂ معرفت صفحہ ۵۶)

آپ اگر اصول اسلام کو ان عقلی دلائل سے مدلّل دیکھنا چاہتے ہیں جو قرآن مجید نے دیئے ہیں براہین العقائد ۸ پر منگوا کر پڑھیں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ فقہ اسلامی

از

مولانا عبدالسلام ندوی

اس میں ابتدائے نبوت سے لیکر آج تک ہر دور کی فقہ اور فقہا کے کارناموں پر مکمل تبصرہ کیا گیا ہے۔ جس سے جدید فقہ کی ترتیب میں بڑی مدد مل سکتی ہے۔ ضخامت ۴۸۰ صفحے۔ قیمت للعہ

خلفائے راشدین

از

مولوی حاجی معین الدین صاحب ندوی
سابق رفیق دار المصنفین

اس میں حضرت ابوبکرؓ حضرت فاروقؓ حضرت عثمان النورینؓ اور حضرت علی مرتضیٰؓ کے حالات ذاتی، سوانح اخلاق و فضائل اور انکی خلافت کے سیاسی انتظامی، علمی، دینی کارنامے اور فتوحاتِ ملکی بہ تفصیل لکھے ہیں۔ جن کو پڑھ کر خلافت راشدہ کی ۲۳ سالہ تاریخ پوری سامنے آجاتی ہے۔ اور ان خلفائے راشدین کے کمالات، فضائل، مناقب، اور کارنامے پیش نظر ہو جاتے ہیں۔ ضخامت ۳۷۵ صفحے لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ اعلیٰ۔ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (عہ) فہرست کتب۔ مفت روانہ کی جا سکتی ہے۔

پتہ :- منیجر دار المصنفین اعظم گڈھ

نقشہ اجرت اشتہارات

ریویو آف ریلیجنز اُردو کئی لاکھ کی احمدی جماعت کا واحد ماہوار رسالہ ہے اور اسکو نہایت ذوق شوق سے پڑھا جاتا ہے اور پھر اسکے فائل مجلد محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ اشتہار دینے والوں کے لئے بہترین موقعہ ہے *

ضمیمہ ۲ صفحے ۱۲ر سینگڑہ کے حساب سے تقسیم ہو گا۔ اور اُجرت حسب ذیل ہے:-

سالانہ	ایک صفحہ	۴۰ روپے	نصف صفحہ	۲۳ روپے
چھ ماہ	〃	۲۳ 〃	〃	۱۲ 〃
تین ماہ	〃	۱۲ 〃	〃	۷ 〃

فی اشاعت ایک صفحہ ½ چار روپے ÷ نصف صفحہ ½ ۲ روپے ÷ فی سطر ۴ر

منیجر ریویو اُردو۔ قادیان

یہ رسالہ ہر انگریزی مہینے کی پانچ تاریخ کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب سے شائع ہوتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر ایس کے برمن کی

تارا
S.K.B.
ٹریڈ مارک
رجسٹرڈ

سخت امراض کی
مجرّب پیٹنٹ دوائیں

نئے سال کا تحفہ

کافوری جنتری سنہ ۱۹۲۹ء

مُفت ہدیہ ناظرین ہے

سالہائے گذشتہ میں جن اصحاب کے ملاحظے سے ہماری کافوری جنتری گذر چکی ہے وہ بخوبی واقف ہیں کہ یہ جنتری عمدہ سفید چکنے کاغذ پر اعلیٰ درجہ کی نستعلیق لکھی ہوئی متوسط تقطیع پر شائع کی جاتی ہے۔ جو دیکھنے میں خوبصورت اور بہت سی فائدہ مند باتوں کی وجہ سے عوام میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ معزز قدردان مُفت طلب فرمائیں۔

دمہ کی دوا

اس نایاب دوا میں خاصکر یہ صفتیں ہیں۔ (۱) دمہ خواہ کتنی ہی زور سے اُٹھتا ہو۔ ایک یا دو خوراک کے پینے سے دب جاتا ہے۔ (۲) کچھ روز تک متواتر استعمال سے دمہ جڑھ سے چلا جاتا ہے۔ اور جب تک دوا پی جاتی ہے دمہ زور نہیں پکڑتا۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ چھ آنے (عہ۶) محصولڈاک ۶ آنہ (ہوشیار) ہماری تمام ادویات پر تارا ٹریڈ مارک دیکھ کر خرید کیجے۔

(نوٹ) ہماری دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ دوا منگانے سے پہلے اوّل اپنے مقامی ایجنٹ سے دوا خریدیئے اس میں آپکے وقت اور محصول دونو کی بچت ہے۔

پتہ ڈاکٹر ایس کے برمن جمیعہ نمبر ۵۹ پوسٹ بکس ۵۵۴ کلکتہ